Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۔ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 37

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

22/ذوالحجہ 1438 ہجری قمری ۔ 14/تبوک 1396 ہجری شمسی ۔ 14/ستمبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 ستمبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔آمین۔

میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اُسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہئے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مَیں نہایت افسوس اور درد دل سے یہ بات کہتا ہوں کہ قوم نے میری مخالفت میں نہ صرف جلدی کی بلکہ بہت بے دردی بھی کی۔صرف ایک مسئلہ وفاتِ مسیح کا اختلاف تھا جس کو میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت، صحابہ کے اجماع اور عقلی دلائل اور کتب سابقہ سے ثابت کرتا تھا اور کرتا ہوں اور حنفی مذہب کے موافق نصّ، حدیث، قیاس دلائل شرعیہ میرے ساتھ تھیں۔مگر ان لوگوں نے قبل اس کے کہ وہ پورے طور پر مجھ سے پوچھ لیتے اور میرے دلائل کو سُن لیتے اِس مسئلہ کی مخالفت میں یہاں تک غلو کیا کہ مجھے کافر ٹھہرایا گیا اور اس کے ساتھ اَور بھی جو چاہا کہا اور میرے ذمّہ لگایا۔دیانت نیکوکاری اور تقویٰ کا تقاضا یہ تھا کہ پہلے مجھ سے پوچھ لیتے۔اگر مَیں قال اللہ اور قال الرسول سے تجاوز کرتا تو پھر بے شک انہیں اختیار اور حق تھا کہ وہ مجھے جو چاہتے کہتے دجّال کذّاب وغیرہ۔ لیکن جبکہ میں ابتدا سے بیان کرتا آیا ہوں کہ مَیں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ذرا اِدھر اُدھر ہونا بے ایمانی سمجھتا ہوں۔میرا عقیدہ یہی ہے کہ جو اس کو ذرا بھی چھوڑے گا وہ جہنمی ہے۔پھر اس عقیدہ کو نہ صرف تقریروں میں بلکہ ساٹھ کے قریب اپنی تصنیفات میں بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور دن رات مجھے یہی فکر اور خیال رہتا ہے۔پھر اگر یہ مخالف خدا سے ڈرتے تو کیا ان کا فرض نہ تھا جو مجھ سے پوچھتے کہ فلاں بات خارج از اسلام کی ہے، اس کی کیا وجہ ہے یا اس کا تم کیا جواب دیتے ہو، مگر نہیں۔اِس کی ذرا بھی پروا نہیں کی۔سُنا اور کافر کہہ دیا۔مَیں نہایت تعجب سے ان کی اس حرکت کو دیکھتا ہوں۔کیونکہ اوّل تو حیات وفات مسیح کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو اسلام میں داخل ہونے کیلئے شرط ہو۔یہاں بھی ہندو یا عیسائی مسلمان ہوتے ہیں۔مگر بتاؤ کہ کیا اُس سے یہ اقرار بھی لیتے ہو؟ بجز اس کے کہ اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَمَلَآئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡقَدۡرِ خَیۡرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالۡبَعۡثُ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ۔جبکہ یہ مسئلہ اسلام کی جزو نہیں تو پھر مجھ پر وفات مسیح کے اعلان سے اِس قدر تشدّد کیوں کیا گیا کہ یہ کافر ہیں دجّال ہیں ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاوے۔اِن کے مال لُوٹ لینے جائز ہیں اور ان کی عورتوں کو بغیر نکاح گھر میں رکھ لینا درست ہے۔ان کو قتل کر دینا ثواب کا کام ہے وغیرہ وغیرہ۔ایک تو وہ زمانہ تھا کہ یہی مولوی شور مچاتے تھے کہ اگر ۹۹ وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تب بھی کفر کا فتویٰ نہ دینا چاہئے اس کو مسلمان ہی کہو۔مگر اب کیا ہو گیا۔کیا مَیں اس سے بھی گیا گزرا ہو گیا؟ کیا مَیں اور میری جماعت اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ نہیں پڑھتی؟ کیا میں نمازیں نہیں پڑھتا؟ یا میرے مرید نہیں پڑھتے؟ کیا ہم رمضان کے روزے نہیں رکھتے؟ اور کیا ہم ان تمام عقائد کے پابند نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی صورت میں تلقین کئے ہیں؟

میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے۔اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اُسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہئے۔مَیں ایک ذرّہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کرسکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پاسکتا ہے وہ صرف صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پاسکتا ہے ورنہ نہیں۔آپؐ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔ہاں یہ بھی سچ ہے کہ مَیں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ مسیح علیہ السلام اِسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر گئے ہوں۔اور اب تک زندہ قائم ہوں۔اس لئے کہ اِس مسئلہ کو مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور بے حرمتی ہوتی ہے۔مَیں ایک لحظہ کیلئے اس ہجو کو گوارا نہیں کرسکتا۔سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 63 سال کی عمر میں وفات پائی اور مدینہ طیبہ میں آپ کا روضہ موجود ہے۔ہر سال وہاں ہزاروں لاکھوں حاجی بھی جاتے ہیں۔اب اگر مسیح علیہ السلام کی نسبت موت کا یقین کرنا یا موت کو ان کی طرف منسوب کرنا بے ادبی ہے تو پھر مَیں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ گستاخی اور بے ادبی کیوں یقین کر لی جاتی ہے؟ مگر تم بڑی خوشی سے کہہ دیتے ہو کہ آپؐ نے وفات پائی۔ مولود خوان بڑی خوش الحانی سے واقعات وفات کو ذکر کرتے ہیں۔اور کفار کے مقابلہ میں بھی تم بڑی کشادہ پیشانی سے تسلیم کر لیتے ہو کہ آپؐ نے وفات پائی۔پھر مَیں نہیں سمجھتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر کیا پتھر پڑتا ہے کہ نیلی پیلی آنکھیں کر لیتے ہو۔ہمیں بھی رنج نہ ہوتا کہ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی وفات کا لفظ سُن کر ایسے آنسو بہاتے۔مگر افسوس تو یہ ہے کہ خاتم النبیینؐ اور سرورِ عالم کی نسبت تو تم بڑی خوشی سے موت تسلیم کرلو اور اُس شخص کی نسبت جو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے بھی قابل نہیں بتاتا زندہ یقین کرتے ہو اور اس کی نسبت موت کا لفظ منہ سے نکالا اور تمہیں غضب آجاتا ہے۔اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تک زندہ رہتے تو حرج نہ تھا۔اس لئے کہ آپ وہ عظیم الشان ہدایت لے کر آئے تھے جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی۔اور آپ نے وہ عملی حالتیں دکھائیں کہ آدم سے لے کر اس وقت تک کوئی ان کا نمونہ اور نظیر پیش نہیں کرسکتا۔ مَیں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی ضرورت دنیا اور مسلمانوں کو تھی اس قدر ضرورت مسیح کے وجود کی نہیں تھی۔پھر آپ کا وجود باجود وہ مبارک وجود ہے کہ جب آپ نے وفات پائی تو صحابہ کی یہ حالت تھی کہ وہ دیوانے ہو گئے۔یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار میان سے نکال لی اور کہا کہ اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُردہ کہے گا تو مَیں اُس کا سر جُدا کر دونگا۔اس جوش کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خاص نور اور فراست عطا کی۔انہوں نے سب کو اکٹھا کیا اور خطبہ پڑھا۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں اور آپ سے پیشتر جس قدر رسول آئے وہ سب وفات پا چکے۔اب آپ غور کریں اور سوچکر بتائیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ آیت کیوں پڑھی تھی؟ اور اس سے آپ کا کیا مقصد اور منشاء تھا؟ اور پھر ایسی حالت میں کہ کل صحابہؓ موجود تھے۔مَیں یقیناً کہتا ہوں اور آپ انکار نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے صحابہؓ کے دل پر سخت صدمہ تھا اور اس کو بے وقت اور قبل از وقت سمجھتے تھے۔وہ پسند نہیں کر سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سُنیں ایسی حالت اور صورت میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا جلیل القدر صحابی اس جوش کی حالت میں ہو اُن کا غصہ فرو نہیں ہوسکتا بجز اس کے کہ یہ آیت ان کی تسلّی کا موجب ہوتی۔اگر انہیں یہ معلوم ہوتا یا یہ یقین ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ تو زندہ ہی مرجاتے۔وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق تھے اور آپ کی حیات کے سوا کسی اَور کی حیات کو گوارا ہی نہ کر سکتے تھے۔پھر کیونکر اپنی آنکھوں کے سامنے آپ کو وفات یافتہ دیکھتے اور مسیح کو زندہ یقین کرتے۔یعنی جب حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ پڑھا تو اُن کا جوش فرو ہو گیا اس وقت صحابہؓ مدینہ کی گلیوں میں یہ آیت پڑھتے پھرتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اُتری ہے۔ اُس وقت حسّان بن ثابتؓ نے ایک مرثیہ لکھا۔جس میں انہوں نے کہا ؎

كُنۡتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیۡ فَعَمِیَ عَلَیۡكَ النَّاظِرُ
مَنۡ شَاءَ بَعۡدَكَ فَلۡیَمُتۡ فَعَلَیۡكَ كُنۡتُ اُحَاذِرُ

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 258 تا 262)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

”جَے شِری رام“ کہنے پر کفر کا فتویٰ!

صوبہ بہار کے ایک مسلم وزیر برائے اقلیتی فلاح و بہبود جناب خورشید احمد عرف فیروز عالم پر ”جے شری رام“ کا نعرہ لگانے پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ خبروں کے مطابق جنتا دل یونائیٹڈ کے بی۔ جے۔ پی۔ سے اتحاد کے بعد تقریب حلف برداری کے موقع پر وزیر اعلیٰ بہار، نتیش کمار کی کابینہ کے مذکورہ وزیر خورشید احمد نے ”جے شری رام“ کا نعرہ لگایا۔ خورشید احمد کو ایسا نعرہ لگانے کی بنیاد پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ اس پر اُنہوں نے کہا کہ اگر میرے جے شری رام کہنے سے بہار کے دس کروڑ عوام کا بھلا ہوتا ہے تو مَیں صبح و شام جے شری رام کہوں گا۔

امارت شرعیہ بہار کے مفتی سہیل احمد قاسمی نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ شدید مخالفت اور کفر کے فتویٰ سے مجروح خورشید احمد کو توبہ واستغفار اور تجدید ایمان کرنا پڑا اور کلمہ شہادت پڑھ کر پھر یہ دوبارہ مسلمان ہوئے۔ اخبار میں ان کے نکاح کے ٹوٹ جانے کی بھی خبر لگی ہے۔ اب معلوم نہیں کہ تجدید ایمان کے ساتھ تجدید نکاح بھی ہوا یا نہیں۔ ویسے غیر احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ کلمہ کفر کے تکلم سے ہی نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور یہ تو سراپا کافر ہو گئے تھے۔

(ملاحظہ ہو روزنامہ انقلاب ممبئی 31 جولائی 2017 صفحہ اوّل نیز روزنامہ ہند سمار چار جالندھر 31 جولائی 2017 صفحہ اوّل)

قرآن مجید کی تعلیم ہے کہ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول بھیجے اور اللہ نے کسی قوم کو بھی ہدایت پانے کے حق سے محروم نہیں رکھا و گرنہ اللہ پر طرفداری کا الزام عائد ہوتا کہ اُس نے بعض کی ہدایت کے سامان کئے اور بعض کو بغیر ہدایت کے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

(1) وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ (یونس:48) (2) لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:8) (3) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل:37) (4) وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر:25) ان آیات کا خلاصہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور اُمت میں رسول بھیجے۔ اس زمانے کے امام سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ قرآن مجید کے مندرجہ بالا ارشادات کے مطابق راجہ رام چندر اور راجہ کرشن ہندوؤں میں مبعوث ہونے والے نبی اور اَوتار تھے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر ہمیں بتایا جائے کہ وہ کون نبی اور رسول تھے جو انکی ہدایت و اصلاح کے لئے آئے ورنہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ بالا آیات میں کیا گیا وعدہ غلط ٹھہرے گا۔

ہر قوم اور امت میں نبی کے مبعوث ہونے کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

(1) خدا تعالیٰ نے ہر ایک قوم کی اصلاح کے لئے ہر ایک ملک میں رسول بھیجے تا نبوّت کی روشنی کو دُنیا کے ہر ایک کونہ میں چمکا کر مختلف شہادتوں سے اپنی ہستی اور اپنے وجود اور اپنی وحی کا ثبوت دے اور تا مختلف کتابوں کی گواہیوں سے اِس بات کا ثبوت دے کہ فلاں فلاں امر اُس کے نزدیک گناہ اور قابل نفرت اور مکروہ ہے اور فلاں فلاں امر اُسکی رضامندی کا موجب ہے اور تا اس طرح پر انسان یقین کے درجہ تک پہنچ کر اپنی علمی اور عملی حالت میں قوت پیدا کرے کیونکہ وہ خدا جس کو کسی نے بھی نہیں دیکھا اُسپر یقین لانے کے لئے بہت گواہوں اور زبردست شہادتوں کی حاجت ہے جیسا کہ دو آیتیں قرآن شریف کی اس واقعہ پر گواہ ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ - فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ یعنی کوئی قوم نہیں جس میں ڈرانے والا نبی نہیں بھیجا گیا یہ اسلئے کہ تا ہر ایک قوم میں ایک گواہ ہو کہ خدا موجود ہے اور وہ اپنے نبی دنیا میں بھیجا کرتا ہے۔

(رُوحانی خزائن جلد 23، چشمہ معرفت صفحہ 89)

(2) یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزّت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔ (تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 259)

راجہ رام چندر اور راجہ کرشن کے نبی ہونے کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

(1) یہ تو سچ ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا نہیں ہے مگر وہ خدا کا ایک پیارا نبی اور رسول تو تھا اور یہ تو سچ ہے کہ راجہ رام چندر اور راجہ کرشن درحقیقت پرمیشر نہیں تھے مگر اس میں کیا شک ہے کہ وہ دونوں بزرگ خدا رسیدہ اور اوتار تھے۔ خدا کی نورانی تجلّی اُن پر اُتری تھی اس لئے وہ اَوتار کہلائے۔ (رُوحانی خزائن جلد 19 سناتن دھرم صفحہ 475، حاشیہ)

(2) ہم اِس بات کا اعلان کرنا اور اپنے اِس اقرار کو تمام دنیا میں شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تھے۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگوں کے ذریعہ سے پاک ہدایتیں آریہ ورت میں نازل کیں اور نیز بعد میں آنے والے جو آریوں کے مقدس بزرگ تھے جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور ان میں سے تھے جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ (رُوحانی خزائن جلد 23، چشمہ معرفت صفحہ 383)

(3) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ كَانَ فِي الْهِنْدِ نَبِيًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ كَاهِنًا یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اُس کا کاہن تھا یعنی کنہیّا جس کو کرشن کہتے ہیں۔

(رُوحانی خزائن جلد 23، چشمہ معرفت، صفحہ 382)

جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج پوری دُنیا میں حقیقی اسلامی تعلیم کے پھیلانے میں مصروف عمل ہیں اور اپنی جماعت کو بھی اس کی نصیحت فرماتے ہیں کہ حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ پوری دُنیا میں اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ مورخہ 21/اگست 2017 بروز سوموار، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کے شہر گیزن میں مسجد بیت الصمد کی افتتاحی تقریب میں اپنے بصیرت افروز خطاب میں فرمایا :

اسلام یہ کہتا ہے کہ تمام مذاہب جو دنیا میں آئے وہ سچے تھے، ان کے بانی سچے تھے۔ وہ جو اپنی تعلیم لے کر آئے وہ اس خدا کی طرف سے تھی جس نے نبی بھیجے۔ اور ہر قوم میں نبی آئے۔ اس لیے ہر اس مسلمان کا فرض ہے جو حقیقی مسلمان ہے کہ ہر نبی کی عزت کرے اور اس کے ماننے والوں کی عزت کرے بلکہ یہاں تک بھی کہا کہ دنیا میں پیار اور امن اور محبت کی فضا قائم کرنے کے لیے جو لوگ خدا کو نہیں مانتے بلکہ بتوں کو پوجنے والے ہیں ان کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔ کیونکہ اس سے پھر دنیا میں بدمزگی پیدا ہوگی اور دنیا میں فساد پیدا ہوگا۔ گویا اسلام نے ہر قسم کے جذبات کا خیال رکھنے کی تعلیم دی اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نمونہ اپنے اُسوہ سے دکھایا۔

آپ نے فرمایا : مذہب کی عزت اور احترام کریں، ہر مذہب کے ماننے والے کی عزت اور احترام کریں۔ اسلام یہ کہتا ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر قوم میں نبی آئے اور صحیح مذہب لے کر آئے۔ اس لیے مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ جب دوسرے مذہب کے بانیوں کا نام لیں تو عزت اور احترام سے لیں۔ اس لیے جب ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات کرتے ہیں تو ہم علیہ السلام کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی بھیجے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور نیک بندے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات کرتے ہیں تو ان پر بھی ہم سلامتی بھیجتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک نیک بندے تھے اور دنیا میں پیار اور محبت بکھیرنے آئے تھے۔ گویا کہ ہر مذہب کا ایک حقیقی مسلمان کو احترام کرنا چاہیئے اور اس کے بانی کی بھی عزت اور احترام کرنا چاہیئے۔ اور یہی وہ خوبصورت تعلیم ہے جو دنیا میں امن پیار اور محبت قائم کرسکتی ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو مسجد میں عبادت کے لیے آنے والوں کو اپنے ہر عمل اور فعل سے ظاہر کرنی چاہیئے ورنہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ یہ نہیں کرو گے تو تمہارا مسجد میں آنا بے فائدہ ہے۔

مندرجہ بالا تعلیمات وارشادات کی روشنی میں جماعت احمدیہ راجہ رامچندر اور راجہ کرشن اور اسی طرح گوتم بدھ کو بھی خدا کا رسول نبی اور اَوتار سمجھتی ہے اور ان کا عزّت سے نام لیتی اور ان کا احترام کرتی ہے۔ اس لحاظ سے جے شری رام کہنا کوئی کلمہ کفر نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ جہاں اپنے جلسوں میں ”حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ کا نعرہ بلند کرتی ہے اور اس کے بینرز لگاتی ہے وہاں ”شری رام چندر جی مہاراج کی جَے“ ”شری کرشن جی مہاراج کی جَے“ کے بھی نعرے بلند کرتی ہے اور ان نعروں کے بینرز لگاتی ہے۔ ہندو بھائی جو ہمارے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں وہ ان نعروں کو سن کر اور ایسے بینرز پڑھ کر بہت خوش ہوتے ہیں اور انتہائی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ کیا مسلمان اتنے روادار بھی ہوسکتے ہیں۔ بے شک ہوسکتے ہیں اور یہی حقیقی اسلامی تعلیم ہے کہ ہر ایک مذہب اور ان کے بانیوں کا احترام کیا جائے۔ لیکن ہم ان غیر احمدی مولویوں کا کیا کریں جو بات بات پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ یہ جب تک امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانیں گے انہیں اسلام کا صحیح عرفان نصیب نہیں ہوگا اور یہ اسلام کی بدنامی کا موجب بنتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ امام الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو سمجھیں اور آپ پر ایمان لائیں۔ (منصور احمد مسرور)

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

- حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کرسکیں گے جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے روحانی حظّ اٹھانے والے ہونگے ٭
- ہر احمدی مرد کو بھی، عورت کو بھی اپنی نمازوں کی حفاظت اور مردوں کو خاص طور پر باجماعت نماز کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینی چاہیئے ٭
- اگر اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہے تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ سستی ہو، آج دُنیا کے جو حالات ہورہے ہیں ان کے بداثرات سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہوکر جھکنا بہت ضروری ہے اور اس جھکنے کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی بتایا ہے کہ اپنی نمازوں کی ادائیگی اور حفاظت کی طرف ہم توجہ دیں ٭ (خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جنوری 2017)

خطبہ جمعہ

ہم آج یہاں جلسہ میں شمولیت کے لئے جمع ہیں۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا یہاں جلسہ کیلئے اکٹھا ہونا کسی دُنیاوی ہاؤ ہُو ، شور شرابے یا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ یہاں کے پروگراموں میں شامل ہو کر ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں، اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں، اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق ادا کریں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بیعت کی غرض وغایت اور اس کے مخالف تقاضوں کا تذکرہ اور اس حوالے سے افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح

جلسہ کے دنوں میں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ادھر ادھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوں تمام تقریریں سنیں، ہر تقریر کسی نہ کسی رنگ میں علمی، اعتقادی اور روحانی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے

تمام شامل ہونے والے ڈیوٹی دینے والوں سے بھی مکمل تعاون کریں، کارکنان بھی ہر جگہ جہاں بھی ڈیوٹی پر ہیں انتہائی خوش اخلاقی سے ہر ایک سے پیش آئیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی
فرمودہ مورخہ 25 ر اگست 2017ء بمطابق 25 ر ظہور 1396 ہجری شمسی بمقام DM Arena کالسروئے (Karlsruhe)، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کوئی غیر احمدی تو شاید یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمیں اس بات کا اِدراک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق کیا ہیں اور اس کے بندوں کے حق کیا ہیں۔ لیکن ایک احمدی یہ نہیں کہہ سکتا۔ اس کے سامنے تو بار بار یہ باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمیں ان باتوں کا اتنا بڑا ذخیرہ دے دیا ہے کہ جو نہ ختم ہونے والا ہے۔ بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ ایک بات میں نے پہلے سنی ہوئی ہے، پڑھی ہوئی ہے لیکن جب وہ اسے دوبارہ سنتا ہے یا پڑھتا ہے تو کوئی نہ کوئی نیا نکتہ یا نیا پہلو اس بات کا اس کے سامنے آ جاتا ہے۔ اور پھر ایک احمدی جو بیعت میں شامل ہوتا ہے اس کے لئے شرائط بیعت میں آپ علیہ السلام نے ان حقوق اور ہمارے فرائض کو مختصراً بیان فرمایا ہے۔ پس اپنے اس مقصد کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے کا ہمارا کیا مقصد ہے۔ اِس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے پیش کروں گا۔

اِس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ عقائد کا اثر اعمال پر بھی ہوتا ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانوں کے بدلے میں اس کی پوری اطاعت کی جاوے۔ ورنہ خدا تعالیٰ جیسے محسن و مربی سے جورُو گردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے‘‘ (اللہ تعالیٰ کے اتنے بڑے احسان ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانتا اس کی پوری اطاعت نہیں کرتا۔ فرمایا پھر وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا نہیں۔ رحمان کا بندہ نہیں ہو سکتا وہ تو پھر شیطان ہوگا۔) فرماتے ہیں کہ ’’دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرے اور کماحقہٗ اس کو بجالاوے‘‘۔ فرمایا کہ ’’جن قوموں نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا، چوری، غیبت، جھوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہو گئیں اور بعض قومیں صرف ایک ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہیں۔ مگر چونکہ یہ اُمّتِ مرحومہ ہے‘‘ (مسلمان جو ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص نظر ہے) ’’اس لیے خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہیں کرتا۔ ورنہ کوئی معصیت ایسی نہیں ہے جو یہ نہیں کرتے‘‘۔ (کون سا گناہ ہے جو مسلمانوں میں آجکل نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب کام کر رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہیں‘‘۔ (ایک معبود نہیں۔ دنیا میں پڑ گئے ہیں اور دنیا کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ دنیاداروں کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔) فرماتے ہیں کہ ’’بات یہ ہے کہ عقیدے اچھے ہوتے ہیں تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہیں‘‘۔ (اگر عقیدہ بہتر ہوگا، اچھا ہوگا اس پہ یقین ہوگا تو پھر اس عقیدے کی رُو سے اگر نیک نیتی اگر ہوگی تو پھر اچھے اعمال بھی صادر ہوں گے۔) فرماتے ہیں ’’جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہیں اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانوں نے سچے عقائد چھوڑ دیئے تو آخر دجّال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے‘‘۔ (ابھی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی حکومتیں بھی دنیاوی طاقتوں کو خدا ماننے لگ گئی ہیں۔ ان کی جھولی میں گرنے لگ گئی ہیں۔ اور یہ آجکل ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ پس افراد سے لے کر حکومتوں تک، مسلمان حکومتوں تک کا یہی حال ہے) ’’کیونکہ دجّال میں تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہیں۔ پس جب اس میں تمام صفات خدائی کے مانتے ہو تو جو اُسے خدا کہے اُس کا اِس میں کیا قصور ہوا؟‘‘ فرمایا ’’خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجّال کو دیتے ہو۔ پروردگار چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہوں ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہوں اور ان میں کسی قسم کا فساد نہ رہے۔ اس لئے صراطِ مستقیم پر ہونا ضروری ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰن‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’اس کی تعلیم ہے خدا واحد لاشریک ہے۔ جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 420 تا 421، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

سب بھلائیاں قرآن کریم میں تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کا حق بجالاؤ اور جو بندوں کے حق ہیں ان کو بھی ادا کرو۔

پس خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھنا اور اس کی پوری اطاعت کرنا اور اس کا حق ادا کرنا، یہ پھر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی عبادت کا بھی حق ادا کیا جائے۔ چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اس سلسلہ کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ ہم کیوں احمدی ہوئے ہیں؟ کیا مقصد تھا آپ کی بیعت میں آنے کا؟ کیوں آپ نے سلسلہ قائم کیا؟ فرمایا تا کہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور دعا اور عبادت کی حقیقت کا علم ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے۔ اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے‘‘۔ (ایک شخص دعا کرتا ہے کوشش نہیں کرتا۔ تدبیر نہیں کرتا۔ تدبیر کرنے کا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، تو وہ بھی خطا کار ہے۔ غلطی پر ہے۔ اسی طرح پر جو تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ ملحد ہے۔) ’’مگر تدبیر اور دعا دونو باہم ملا دینا اسلام ہے۔‘‘ (اسلام کی تعلیم کیا ہے کہ تدبیر بھی کرو۔ کوشش کرو۔ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ، اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ، اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ جو تم دنیاوی کوشش کر سکتے ہو کرو۔ اور اسی طرح دعا بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑاؤ اور بہت دعا کرو کہ اصل نتیجہ اس تدبیر کا خدا تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے اور اگر یہ چیزیں ہیں تو آپ نے فرمایا پھر یہ اسلام ہے۔) فرماتے ہیں کہ ’’اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے۔ اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدّنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدّم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایتِ اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے۔ مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدّنظر رکھے‘‘۔ فرمایا کہ ’’مومن جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں (خیال) گزرتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اُس کا فضل اور کرم نہ ہو‘‘۔ (بعض لوگوں کو بڑا مان ہوتا ہے۔ بڑا زعم ہوتا ہے کہ ہم بڑے عبادت گزار ہیں۔ بڑے نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ایک حقیقی مومن تو یہ سوچتا ہے کہ عبادت کی توفیق دینا بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’اس لئے وہ معاً کہتا ہے۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ اِک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر اِن دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں

چلتا ہے۔ اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔" فرماتے ہیں کہ "مگر اس زمانے میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے۔ بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔" (اب یہاں یورپ میں اللہ تعالیٰ پہ ایمان تو بہت حد تک کم ہو رہا ہے۔ atheist تعداد میں بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں اور مسلمان سمجھتے ہیں کہ شاید ان کی ترقی کا راز اسی میں ہے لیکن اس کا انجام اچھا نہیں ہونا۔) آپ نے فرمایا "یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دُور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے۔" (اور جو احمدی ہیں انہوں نے دنیا کے اثر نہیں لینے۔ دنیاداری کے اثر نہیں لینے۔ خدا تعالیٰ پر یقین نہ کرنے والوں کے اثر نہیں لینے بلکہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود سے، خدا تعالیٰ کی ذات سے آگاہ کرنا ہے اور حقیقی اسلام کے بارے میں ان کو بتانا ہے۔ یہ ایک احمدی کا کام ہے۔) فرمایا "تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔" (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 268 تا 269، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لوگ سمجھتے ہیں دعا کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک احمدی کا ایمان ایسا ہونا چاہئے جہاں اسے قبولیت دعا پر یقین ہو وہاں قبولیت دعا کے تجربات بھی ہوں۔ پس یہ ہے وہ حالت جو ایک احمدی کو پیدا کرنی چاہئے اور جب یہ حالت ہوگی تو تب ہی پھر اعتقادی مضبوطی بھی پیدا ہوگی۔ انسان عارضی خداؤں کے پیچھے نہیں جائے گا بلکہ معبود حقیقی کی پہچان کر کے صرف اور صرف اس کے آگے جھکے گا اور اس معبود حقیقی کی پہچان اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی معراج کے اسلوب ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پر اترنے والی کتاب اور اپنے عمل سے سکھائے۔ اس لئے یہ معرفت اور دعا کی حقیقت اس وقت تک ظاہر نہیں ہو سکتی جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پختہ تعلق پیدا نہ کریں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ کے قیام اور اپنی بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ "اگر ہماری جماعت میں سے کوئی ناواقف ہو تو وہ واقف ہو جائے۔" (اگر کسی کو نہیں پتا تو اسے پتا لگ جانا چاہئے) "کہ اس سلسلہ کے قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے؟ اور ہماری جماعت کو کیا کرنا چاہئے؟ اور یہ بھی غلطی ہے کہ کوئی اتنا ہی سمجھ لے کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا ہی نجات ہے۔ اس لئے ضرورت پڑی ہے کہ میں اصل غرض بتاؤں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے؟" (صرف بیعت کرنے سے نجات نہیں ملے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے"۔ فرمایا "سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھ کو امام سمجھ لینا اتنی ہی بات نجات کے واسطے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔ وہ زبانی باتوں کو نہیں دیکھتا"۔ فرمایا "نجات کے واسطے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے وہی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اوّل سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی یقین کرے اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک اب اَور کوئی کتاب یا شریعت نہ آئے گی۔ یعنی قرآن شریف کے بعد اب کسی کتاب یا شریعت کی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھو خوب یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت اور نئی کتاب نہ آئے گی۔ نئے احکام نہ آئیں گے۔ یہی کتاب اور یہی احکام رہیں گے۔" فرماتے ہیں کہ "جو الفاظ میری کتابوں میں نبی یا رسول کے میری نسبت پائے جاتے ہیں اس میں ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں۔ بلکہ منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ضرورتِ حقّہ کے وقت کسی کو مامور کرتا ہے تو ان معنوں سے کہ مکالماتِ الٰہیہ کا شرف اس کو دیتا ہے اور غیب کی خبریں اس کو دیتا ہے۔ اُس پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اور وہ مامور نبی کا خطاب پاتا ہے۔ یہ معنی نہیں ہیں کہ نئی شریعت دیتا ہے یا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نعوذ باللہ منسوخ کرتا ہے۔ بلکہ یہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی سچی اور کامل ابتاع سے ملتا ہے اور بغیر اِس کے مل سکتا ہی نہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جب زمانہ میں گناہ کثرت سے ہوتے ہیں اور اہل دنیا ایمان کی حقیقت نہیں سمجھتے اور ان کے پاس پوست یا ہڈی رہ جاتی ہے اور مغز اور لُبّ نہیں رہتا۔ ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور شیطانی تسلّط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے۔ ایمانی ذوق اور حلاوت نہیں رہتی۔ ایسے وقتوں میں عادت اللہ اِس طرح پر جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک کامل بندہ کو جو خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت میں فنا شدہ اور محو ہوتا ہے اپنے مکالمہ کا شرف بخش کر بھیجتا ہے اور اب اِس وقت اُس نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔" (آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت اس نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے) "کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں الٰہی محبت بالکل ٹھنڈی ہوگئی ہے۔ اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بھی قائل ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی۔ اور دوسری طرف ان اعمال صالحہ کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں کئے جاتے۔" (جو اعمال کئے جا رہے ہیں وہ اعمال صالحہ کے مخالف ہیں۔ مسلمانوں کی اکثر کی یہی حالت نظر آ رہی ہے۔) فرمایا "بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں۔" (بعض کام اگر کئے بھی جاتے ہیں تو رسمی طور پر کئے جاتے ہیں۔ یہ عادت پڑ گئی ہے اس وجہ سے کئے جاتے ہیں۔ ان کو اس کی روح اور اس کی حقیقت کا علم نہیں ہے) "کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمّہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمال صالحہ کے برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں۔" (اعمال صالحہ کی حقیقت کو جانتے ہوئے اگر اعمال بجا لائے جائیں، خدا کو راضی کرنے کے لئے بجا لائے جائیں تو اس کے ساتھ کچھ نتیجے بھی ہونے چاہئیں۔ اس کی برکات ہونی چاہئیں۔) فرماتے ہیں "خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمالِ صالحہ اسی وقت اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صلاح کی ضدّ فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّا منزّہ ہو۔ جن کی نمازوں میں فساد ہے اور نفسانی اغراض چھپے ہوئے ہیں ان کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہرگز نہیں ہیں اور وہ زمین سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی ہیں کیونکہ ان میں اخلاص کی روح نہیں اور وہ روحانیت سے خالی ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کی ضرورت کیا ہے؟" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر جو نیا سلسلہ قائم کر دیا۔ اس کی کیا ضرورت تھی؟) فرماتے ہیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں "کیا ہم نماز روزہ نہیں کرتے ہیں۔" آپ نے فرمایا کہ "وہ اس طرح پر دھوکہ دیتے ہیں اور کچھ تعجب نہیں کہ بعض لوگ جو ناواقف ہوتے ہیں ایسی باتوں کو سن کر دھوکا کھا جاویں اور ان کے ساتھ مل کر یہ کہہ دیں کہ جس حالت میں ہم نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور وِرد وظائف کرتے ہیں پھر کیوں (ایک نئی جماعت پیدا کر کے) یہ پھوٹ ڈال دی۔" فرمایا "یاد رکھو کہ ایسی باتیں کم سمجھی اور معرفت کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ میرا اپنا کام نہیں ہے۔ یہ پھوٹ اگر ڈال دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے۔" (مَیں نے جماعت کو قائم نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تو جماعت قائم نہیں کی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا تھا کہ جماعت قائم کرو اور اس نے یہ جماعت بنائی ہے۔ اگر تم کہتے ہو پھوٹ ڈال دی تو پھر اللہ تعالیٰ پہ الزام آتا ہے۔ مجھ پہ الزام نہیں آتا۔) فرمایا کہ "جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے"۔ (وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اُس سے پوچھو کیوں یہ جماعت بنا دی ہے۔) فرماتے ہیں "کیونکہ ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ایمانی وقت بالکل ہی معدوم ہی ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے۔ ایسی صورت میں ان لوگوں کا اعتراض بے جا اور بیہودہ ہے۔ پس یاد رکھو کہ ایسا وسوسہ ہرگز ہرگز کسی کے دل میں نہیں آنا چاہئے اور اگر پورے غور اور فکر سے کام لیا جاوے تو یہ وسوسہ آ ہی نہیں سکتا۔ غور سے کام نہ لینے کے سبب ہی سے وسوسہ آتا ہے جو ظاہری حالت پر نظر کر کے کہہ دیتے ہیں کہ اَور بھی مسلمان ہیں۔ اس قسم کے وسوسوں سے انسان جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔" فرماتے ہیں کہ "مَیں نے بعض خطوط اس قسم کے لوگوں کے دیکھے ہیں۔" (حضرت مسیح موعودؑ کو بیعت کرنے کے بعد بھی بعض لوگوں کے خطوط آتے تھے) "جو بظاہر ہمارے سلسلہ میں ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سے جب یہ کہا گیا کہ دوسرے مسلمان بھی بظاہر نماز پڑھتے ہیں اور کلمہ پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور نیک معلوم ہوتے ہیں، پھر اس نئے سلسلہ کی کیا حاجت ہے؟" آپ فرماتے ہیں کہ "یہ لوگ باوجودیکہ ہماری بیعت میں داخل ہیں ایسے وسوسے اور اعتراض سن کر لکھتے ہیں کہ ہم کو اس کا جواب نہیں آیا۔ ایسے خطوط پڑھ کر مجھے ایسے لوگوں پر افسوس اور رحم آتا ہے کہ انہوں نے ہماری اصل غرض اور منشاء کو نہیں سمجھا۔ وہ صرف دیکھتے ہیں کہ رسمی طور پر یہ لوگ ہماری طرح شعائرِ اسلام بجالاتے ہیں اور فرائضِ الٰہی ادا کرتے ہیں حالانکہ حقیقت کی روح ان میں نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ باتیں اور وساوس سحر کی طرح کام کرتے ہیں۔ وہ ایسے وقت نہیں سوچتے کہ ہم حقیقی ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انسان کو گناہ کی موت سے بچا لیتا ہے اور ان رسوم و عادات کے پیرو لوگوں میں وہ بات نہیں۔ ان کی نظر ظاہر پر ہے حقیقت پر نگاہ نہیں۔ ان کے ہاتھ میں چھلکا ہے جس میں مغز نہیں۔" (ملفوظات جلد 6 صفحہ 235 تا 239، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جب آپ کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کروانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی پہچان کروانا ہے۔ قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کروانا ہے تو ہم جو آپ کے ماننے والے ہیں ہمیں اس کے مطابق اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں کی اصلاح بھی کرنی چاہئے۔ اور صرف ظاہری طور پر یہ نہ دیکھ لیں۔ اگر ہم بھی یہی سمجھتے ہیں کہ دوسرے مسلمان بھی ہماری طرح ہیں۔ نمازیں روزہ رکھتے ہیں اور کوئی فرق نہیں۔ اگر فرق نہیں نظر آتا تو ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ ہماری عبادتوں میں، ہمارے درود میں، ہمارے اذکار میں یہ فرق ہونا چاہئے۔ ہماری خدمت خلق میں ایک دلی جذبہ اور روح ہونی چاہئے جبکہ دوسروں میں وہ نظر نہیں آتا۔

پھر ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہماری بیعت یہ حقیقی رنگ لئے ہوئے ہے یا صرف زبانی باتیں ہی ہیں۔ کیا ہماری عبادتیں اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھتے ہوئے اس کیلئے ہیں یا نہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو پنج وقتہ نماز بھی ادا کرتے ہیں لیکن روح سے ادا نہیں کرتے۔ بہت سے احمدیوں میں سے بھی ایسے ہیں کہ پانچ وقتہ نمازیں بھی ادا نہیں کرتے اور ملنے پر مجھے بھی کہہ دیتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم ادا کیا کریں۔ حالانکہ یہ تو ایک بنیادی چیز ہے جو ہر احمدی کا فرض ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

ہر مومن کا فرض ہے، ہر مسلمان کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد تو ایک دلی شوق سے اور ذوق سے نمازیں ادا ہونی چاہئیں، نہ یہ کہ نمازیں پوری نہ پڑھیں اور آکے کہہ دیا کہ دعا کریں کہ ہم نمازیں پڑھ لیں۔ جب یہ احساس ہے کہ نمازیں نہیں پڑھتے تو پھر کوئی تدبیر بھی کرنی پڑے گی۔ خود کوشش کرنی پڑے گی۔ خود کوشش اور دعا کیوں نہیں کرتے۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ جب کہتے ہیں تو صرف منہ سے کہنے کی بجائے ان الفاظ کو دل کی گہرائی سے دہراتے ہوئے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سچا نبی مانا ہے تو پھر آپ کا ہر عمل ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ عبادتوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ معاشرتی تعلقات ہیں، گھریلو تعلقات ہیں، بیویوں سے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ آپ نے ہمارے لئے پیش فرمایا۔ لیکن بہت سارے ایسے ہیں جو گھروں میں فساد پیدا کرتے ہیں ان کے جذبات کا خیال رکھنا آپ نے ہمیں سکھایا۔ بچوں سے شفقت سے پیش آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ دوسروں کے عمومی جذبات کا خیال رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ لڑائی جھگڑوں سے بچنا آپ نے اس کی تلقین بھی کی اور ہمیں سکھایا اور اپنے عمل سے دکھایا۔ امانت میں خیانت نہ کرنا اس کی تو سخت تلقین اسلام کی تعلیم میں بھی ہے اور آپ نے ہمیں کر کے دکھائی۔ جیسے بھی حالات ہوں عاجزی اور انکساری دکھانا، سچائی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنا اور کون سا ایسا خُلق ہے جس کی معراج ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر نہیں آتی۔ اگر ہم حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی غلامی میں بھیجا ہوا زمانے کا امام مانتے ہیں تو پھر اپنے عملوں کو بھی، اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی ہمیں بلند کرنا ہوگا۔ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر، اس کے اوامر و نواہی کو دیکھ کر ہمیں جائزہ لینا ہوگا کہ کون کون سی نیک باتوں کو ہم کرنے والے ہیں اور کون سی ہم نہیں کر رہے۔ کون سی برائیوں کو ہم چھوڑ رہے ہیں اور کن کو ہم نہیں چھوڑ رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مقام اور دعوے کو صحیح رنگ میں پہچاننے کی ضرورت ہے۔

پس یہ زمانہ جو دنیا کو اللہ تعالیٰ سے دور لے گیا ہے اور ترقی کے نام پر ہر روز ہر آنے والا دن دور لے جانے کے لئے ایک نئی کوشش کرتا چلا جا رہا ہے اس وقت میں یہ احمدی کا ہی کام ہے کہ اپنے تعلق باللہ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور ہر چڑھنے والا دن اس معرفت میں ترقی کرنے والا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت صرف زبانی دعویٰ نہ ہو۔ اس کے صرف نعرے نہ لگائے جائیں بلکہ اس عشق و محبت کا اظہار آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا کر ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ نعرے تو آپ کے نام کے لگا لئے اور اس کے بعد ظلم بھی آپ کے نام پر ہو رہا ہے۔ آجکل مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ اب دیکھتے ہیں بہت ساری تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔ حکومتیں بھی اور تنظیمیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم کر رہی ہیں۔ وہ رحمت للعالمین جو تمام زمانے کے لئے رحمت بن کر آیا تھا ان کو انہوں نے اپنے عملوں سے ظلم کا نشان بنا دیا ہے گو ان کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے اس زمانے میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور یہی ہم کوشش کرتے چلے جا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ پس ہمیں اس حقیقی تصویر کو پیش کرنے کے لئے آپ کے ہر اسوہ کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی حکومت اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر وقت اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہمارا ہر عمل اعمال صالحہ میں شمار ہونے والا عمل ہو۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ہر لمحہ اور ہر روز بلکہ ہر لمحہ اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے شیطان سے دور ہونا ہے اور رحمان کے قریب ہونا ہے۔ ورنہ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے غیر بھی نمازیں پڑھتے ہیں لیکن اکثر ان کی نمازیں زمین پر ہی رہ جاتی ہیں وہ عرش پر نہیں جاتیں۔ عرش کے خدا کو ان نمازوں سے کوئی بھی غرض نہیں ہے کیونکہ ان میں اخلاص نہیں ہے۔ ان میں دنیا کی ملونی ہے۔ ایسی نمازیں ہیں جو ہلاکت ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد، یہ تنبیہ ہمیں سوچنے اور فکر کرنے کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے اور آپ کی بیعت کی حقیقت کو سمجھنے والی ہونی چاہئے۔

حقیقی نماز کیا ہے؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’نماز اُس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اُس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے۔ مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اُس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔‘‘ فرماتے ہیں ’’بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راستباز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر ان کا نام کافر ہے۔ اس واسطے حقیقی مومن اور راستباز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے۔ دنیا کی نظر میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔‘‘ (اب دنیا ہمیں کافر کہتی ہے تو ہمیں اس کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں اگر ہمارے عمل نیک ہیں۔ اگر ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ مؤمن کہتا ہے) فرماتے ہیں کہ ’’حقیقت میں یہ بہت ہی مشکل گھاٹی ہے کہ انسان سچا ایمان لاوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھلاوے۔ جب انسان سچا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف نے سچے مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ جب انسان دنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آ جاتا ہے‘‘۔ دنیا پھر اس کے پاس نہیں رہتی۔ اصل مقصد خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہوتا ہے۔ دنیا تو ساتھ مل ہی جاتی ہے۔ فرمایا ’’اس طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آ جاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمان کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129) یعنی بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو تقویٰ سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں یعنی محسنین ہوتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 240 تا 241، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی نیکی کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا‘‘۔ (کسی کا مال نہیں اڑایا۔) ’’نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو۔ بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔ یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اُس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا، خون نہیں کیا، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا۔ یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کر کے اسے نیکوکاروں میں داخل کرے۔ کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں۔ صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’بدچلنی کرنے والے، چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ میں ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پا لیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔ تقویٰ ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح سے صاف کیا جاوے تا کہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لطیف کھانا ڈالا جائے۔ اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کر کے رکھ دیا جائے لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر تقویٰ کو سمجھو۔ تقویٰ کیا ہے؟ نفسِ اَمّارہ کے برتن کو صاف کرنا‘‘۔

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 241 تا 243، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس برتن کو صاف کر کے اس میں پھر نیک اعمال کا کھانا بھرنا اور پھر اسے کھانا ہی وہ اصل بات ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بناتی ہے۔

بہت بڑی بڑی برائیوں میں سے ایک برائی اور گناہ جھوٹ ہے۔ اس سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں نے غور کیا ہے قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں اُن کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رِجْس کے ساتھ رکھا ہے۔ مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدّیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 120، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اعلیٰ خُلق پردہ پوشی ہے جو صرف خُلق ہی نہیں بلکہ اس سے انسان بہت سے جھگڑوں اور فسادوں سے بھی بچتا ہے اور دنیا کو بھی بچاتا ہے۔ چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے‘‘۔ (ذرا سی معمولی رنجشیں ہوتی ہیں اور پھر وہ بڑھتے بڑھتے اتنی ہو جاتی ہیں کہ ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگ جاتے ہیں) ’’اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے‘‘۔ فرمایا ’’یہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کر لے تو کیا حرج ہے۔‘‘ (دو لڑ رہے ہیں تو ایک صلح کرنے کے لئے مان لے۔) فرمایا ’’بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلّت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستّار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک مُلّا نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اُس وقت اُس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اُس دائرے کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ دراصل وہ غلطی پر تھا۔‘‘ (جو مُلّا میری اصلاح کرنے آیا تھا وہ غلطی پر تھا) ’’مگر مَیں نے اُس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جاوے۔‘‘ (اس کے دل میں شرمندگی نہ ہو کہ مَیں اس سے بحث کروں) فرماتے ہیں کہ ’’یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔‘‘ فرماتے ہیں ’’تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا اُن کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عُجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟‘‘ فرماتے ہیں ’’سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اس میں ایک ربّانی رُعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔‘‘ فرمایا ’’پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے مُتمّم ہیں اور اِس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپؐ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔‘‘ (سارے جو دنیا کے اخلاق ہیں آپ پہ آ کے ختم ہو گئے۔ فرمایا آپ نمونہ ہیں ہر ایک کے لئے) فرماتے ہیں ’’اِس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔‘‘ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا دعویٰ ہے، آپ کے غلام کی بیعت کا دعویٰ ہے تو اپنے اخلاق کو بھی اعلیٰ کرنا ہوگا۔ اگر ہم پھر بھی اسی طرح رہیں گے، ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچتے رہیں، درندگی رہے، ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں تو سخت افسوس ہے اور کم نصیبی ہے) فرمایا ’’پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں۔ ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی۔ اور ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 341 تا 344، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اپنے بھائی کی غلطی کو دیکھ کر کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟ آپ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ’’صلاح، تقویٰ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے‘‘۔ فرماتے ہیں ’’مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چِڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اُسے بچا لے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سرِ دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ بُرا کام ہے اس سے باز آ جا۔ پس جیسے رِفق، حِلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو، ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے؟‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 368 تا 369، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر مغلوب الغضب غلبے اور نصرت سے محروم ہو جاتے ہیں، مدد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جن کو غصہ آتا ہے ان کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کُند ہوتا ہے۔‘‘ (غصہ میں آنے والے کی عقل ماری جاتی ہے۔) ’’اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے‘‘۔ فرماتے ہیں ’’غضب نصف جنون ہے۔ جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ کُل ناکردنی افعال سے دُور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے‘‘ (جن شرائط پر بیعت کی ہے) ’’تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 126- تا 127، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس وعدوں کا حصہ بننے کے لئے، آپ کی دعاؤں سے فیض پانے کیلئے اگر کسی میں بری عادتیں ہیں تو ان حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ یہاں بھی جلسے پر بہت سے لوگ اس لئے آتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں سے حصہ لیں۔ لیکن اگر عملی حالت ٹھیک نہیں ہے تو دعاؤں سے حصہ کس طرح ملے گا۔ یہ تو آپ نے خود ہی فرما دیا۔

غصہ کی بجائے کس قسم کی حالت ایک مومن کی ہونی چاہئے؟ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایسا نہ ہو کہ تمہارا اِس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔‘‘ (یہاں بھی جلسے پہ لوگ آتے ہیں۔ بعض نوجوان لڑائیاں بھی کر لیتے ہیں۔ بعض پرانی رنجشوں کو لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب یہ چیزیں باہر نکلتی ہیں تو سلسلہ بدنام ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ’’سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔‘‘ (ہمیں بھی لوگ گالیاں دیتے ہیں) ’’ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو۔ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔‘‘ (اب یہ تو غیروں کے لئے فرمایا کہ غیر بھی تمہیں گالیاں دیتے ہیں تو تم نے اپنا غصہ دبانا ہے۔ لیکن آپس میں تو بالکل ہی یہ حالت نہیں ہونی چاہئے کہ ایک دوسرے پہ غصّے کا اظہار ہو رہا ہو۔) فرمایا کہ ’’دیکھو اگر کچھ بھی تاریکی کا حصہ ہے تو نُور نہیں آئے گا۔ نُور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب نُور آ جائے گا تو ظلمت نہیں رہے گی۔ تم اپنے سارے ہی قویٰ کو پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو۔ جو جو کمی کسی قوت میں ہو اسے اُس پان والے کی طرح جو گندے پان تلاش کر کے پھینک دیتا ہے اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو اور سارے اعضاء کی اصلاح کر لو۔ یہ نہ ہو کہ نیکی کرو اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو۔ استغفار کرو۔ دعا سے ہر وقت کام لو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 128، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرماتے ہیں کہ ’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو، خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 303، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت میں آ کر آپ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے والے اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنے والے ہوں اور دنیا کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کرنے والے ہوں۔

جلسہ کے دنوں میں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ادھر ادھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوں۔ تمام تقریریں سنیں۔ ہر تقریر کسی نہ کسی رنگ میں علمی، اعتقادی اور روحانی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے۔ شعبہ تربیت بھی اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرے کہ بغیر کسی جائز وجہ کے لوگ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ گاہ میں بیٹھیں۔ جلسہ سننے کے لئے آئیں اور اس کی کوشش کریں۔ اسی طرح تمام شامل ہونے والے ڈیوٹی دینے والوں سے بھی مکمل تعاون کریں۔ پارکنگ میں بھی، سکیننگ کے وقت بھی بعض دفعہ لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں۔ کھانے کے وقت بھی بعض دفعہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ اسی طرح بیوت الخلاء میں بھی اور وہاں بھی اگر صفائی کی ضرورت ہو تو صفائی کا خود بھی خیال رکھیں۔ صرف یہ نہ دیکھیں کہ صفائی کرنے والے موجود ہیں تو صفائی کر دیں گے بلکہ خود صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ صفائی بھی، نظافت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، حدیث 534)

اسی طرح کارکنان بھی ہر جگہ جہاں بھی ڈیوٹی پر ہیں انتہائی خوش اخلاقی سے ہر ایک سے پیش آئیں۔ جو بھی حالات ہوں کسی کارکن اور کارکنہ کے اخلاق ایسے نہ ہوں جو غلط اثر ڈالنے والے ہوں۔ ہمیشہ مسکراتے ہوئے خدمت کریں چاہے جو بھی حالات گزر جائیں۔ خاص طور پر شامل ہونے والے بھی اور ڈیوٹی دینے والے بھی یہ خیال بھی رکھیں کہ انہوں نے اپنے ماحول پر بھی نظر رکھنی ہے اور گہری نظر رکھنی ہے اور یہ سیکیورٹی کے لئے بڑی ضروری چیز ہوتی ہے اور آجکل کے حالات میں یہ خاص طور پر بہت ضروری ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ان دنوں میں دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زیادہ زور دیں اس میں وقت گزاریں۔ اپنے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت کے لئے بھی دعائیں کریں۔ مُسلم اُمّہ کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ زمانے کے امام کو پہچاننے والی ہو۔ اور عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کرتے رہیں کہ جس طرح یہ تباہی کی طرف جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہی سے بچا لے اور عقل اور سمجھ دے اور یہ خدا تعالیٰ کی پہچان کرنے والے بن جائیں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

’’پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم ہانی یاسین صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم ہانی یاسین صاحب آف مصر کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔ ہم نے ذکر کیا تھا کہ مکرم ہانی یاسین صاحب نے اپنے مالک کی طرف سے بدظنی پر مبنی رقم کی چوری کے الزام کے بعد وہاں سے کام چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ رقم مل جانے کے بعد مالک کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اس نے ہانی یاسین صاحب کو روکنے کی کوشش کی۔ جب یہ نہ مانے تو وہ اپنے سسر صاحب کو درمیان میں لے آئے اور ہانی یاسین صاحب کو اپنے مالک کی بات ماننی پڑی۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ:

میرے مالک کے خسر کا نام ڈاکٹر عباس المصری تھا اور اس کا شمار سلفیوں کے بڑے علماء اور شیوخ میں ہوتا تھا۔ لوگ اس سے ملاقات کے لئے کئی کئی دنوں کا انتظار کرتے تھے۔ چونکہ میں بھی سلفی خیالات سے اتفاق رکھتا تھا اس لئے میرے دل میں شیخ عباس کی بہت محبت اور احترام تھا۔ اس کا میرے مالک کو بھی علم تھا اس لئے اس نے نوکری سے انکار کے بعد مجھ سے کہا کہ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔ آج کے بعد تم میرے ساتھ کام کرنے کی بجائے شیخ عباس المصری صاحب کے ساتھ رہو۔ یہی تمہاری ڈیوٹی ہے۔ اب میرے سامنے انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ شیخ عباس صاحب نہ صرف دینی حلقوں میں بہت بڑا مقام رکھتے تھے بلکہ ان کے پاس ذاتی کتب کی شاید سب سے بڑی لائبریری تھی۔ نیز شیخ صاحب وہ واحد شخصیت تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ آنے والے قرآن کریم کے حفظ کی سند دینے کے مجاز تھے۔ وہ اکثر اپنی مسجد میں کئی کئی گھنٹے بیٹھے مطالعہ کرتے رہتے اور میں ان کی صحبت سے مستفید ہوتا رہتا۔

شیخ صاحب سے مکالمہ

ایک دن شیخ صاحب کے ساتھ دریدہ دہن پادری کا تذکرہ شروع ہوا تو ہمارے مابین مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی:

ہانی یاسین: زکریا بطرس نامی ایک دریدہ دہن پادری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے اور امہات المؤمنین کی عزتوں پر عمومًا اور حضرت عائشہؓ پر خصوصًا حملہ کر رہا ہے۔

شیخ صاحب: اس میں کیا نئی بات ہے؟ یہ لوگ اللہ کو گالیاں دیتے ہیں تو اس کے رسول کو گالیاں دینے سے کیسے رک جائیں گے۔

ہانی یاسین: جنابِ من! میرا سوال اس قدر ہے کہ کیا علمائے کرام میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو اس دریدہ دہن کا منہ بند کرے اور اس کی زبان کو لگام دے؟

شیخ صاحب: یہ تو کتّا ہے اور کتّے کی طرح بھونک رہا ہے۔

ہانی یاسین: ڈاکٹر صاحب! خوف صرف اس بات کا ہے کہ عامۃ المسلمین اس کی بات سن رہے ہیں اور اگر اس کی باتوں کا جواب نہ دیا گیا تو بہت سے مسلمانوں کے ایمان لڑکھڑانے لگیں گے اور رفتہ رفتہ وہ اس کی باتوں کی تصدیق کرنے لگ جائیں گے۔

شیخ صاحب: پھر کیا ہے؟ کتنے اس فتنہ کا شکار ہوجائیں گے؟ دس؟ ایک سو؟ ایک ہزار؟ تم کیا سمجھتے ہو کہ اگر ایک ہزار مسلمان اسلام چھوڑ گیا تو اس سے اسلام کا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا؟ ہر روز ہزاروں لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں، اگر ان میں سے ایک ہزار نکل گیا تو کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ تم ہی بتاؤ؟ کیا تم اس کی باتوں میں آجاؤ گے؟

ہانی یاسین: ہرگز نہیں، بلکہ اگر وہ قیامت تک بھی ایسے امور کو بیان کرتا رہے تب بھی میں اس فتنہ کا شکار نہیں ہوں گا۔

شیخ صاحب: ہم مسلمانوں سے ایسے ہی موقف کی امید کرتے ہیں جو پہاڑوں کی طرح مضبوط ہو۔ باقی اگر کوئی کمزور ہے اور ایسی باتوں کی وجہ سے اسلام چھوڑتا ہے تو ہزار بار چھوڑ جائے ہم اسے خدا حافظ کہتے ہیں۔ ہاں میری ایک نصیحت ہے کہ تم اس پادری کے پروگرام نہ دیکھا کرو۔

آنکھ کی ٹھنڈک اور دل کا سکون مل گیا

میں نے شیخ صاحب سے وعدہ تو کرلیا لیکن اس پر عمل نہ کرسکا اور روزانہ باقاعدگی سے اس پادری کا پروگرام دیکھتا اور اس کے اعتراضات کے جوابات کے بارہ میں سوچتا لیکن جواب نہ پاکر اندر ہی اندر سخت دکھی اور غمگین ہوجاتا۔ اسلام کے لئے میری غیرت ان اعتراضات کے جواب تلاش کرنے پر اکساتی تو میں مختلف چینلز بدل بدل کر دیکھنے لگتا۔ اسی تلاش میں مجھے ایم ٹی اے مل گیا۔ اسے دیکھا تو دیکھتا ہی چلا گیا اور اسی کا ہی ہوکر رہ گیا۔ اس پر وہ کچھ ملا جس کی تلاش میں میری روح سرگرداں تھی۔ اس میں مجھے میرے درد کا درماں، میرے غموں کا مداوا اور زخموں کا مرہم تھا۔ محض چند دن تک ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد ہی میرے سینے میں ایک عجیب سی ٹھنڈک، خوشی اور غیر معمولی مسرت کا احساس ہونے لگا۔ جماعت کے علوم اور جوابات کو سن کر میں بے اختیار ہو کر کہہ اٹھا کہ یہ صحیح اسلام ہے جس سے میں کوسوں دور تھا۔ کہاں تو وہ زمانہ تھا کہ بڑے بڑے علماء کی طرف سے بھی پادری کے اعتراضات کا جواب سکوتِ تام کے سوا کچھ نہ تھا اور کہاں اب میں نے اسلام اور نبیٔ اسلام کی تمام الزامات اور اعتراضات سے بریّت اپنی آنکھوں سے دیکھ لی تھی۔ یہی نہیں بلکہ اب مجھے اسلام کا غلبہ پوری آب وتاب سے نظر آنا شروع ہو گیا تھا۔ آج اسلام کے چہرے پر صدیوں سے پڑا ہوا غبار چھٹ گیا تھا اور اس کا وجہِ منیر ظاہر و باہر ہو گیا تھا۔

کلامِ امامؑ کی تاثیر اور بیعت

ایم ٹی اے دیکھنے کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو خاص اہتمام کے ساتھ سننے لگا۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے ان کی سچائی اور اخلاص میں ادنیٰ شک بھی نہ ہوا۔ بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے بارہ میں آپ کا نظم و نثر پر مشتمل کلام آپ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لیکن میں نے ایمان کے معاملہ میں جلد بازی کی بجائے عقل و منطق کو بروئے کار لاتے ہوئے وقت پر اس کا فیصلہ چھوڑ دیا۔ رفتہ رفتہ مجھے یقین ہوگیا کہ ان کا دعویٰ درست ہے، پھر بھی میں نے جلد بازی سے کام نہ لیا بلکہ ایک سال تک پوری توجہ اور دعا کے ساتھ تحقیق کا عمل جاری رکھا تا آنکہ مجھے اس بات کے اعتراف کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا کہ یقیناً یہی امام الزمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی خادم اور سچے شاگرد ہیں۔

چنانچہ میں دل سے آپ پر ایمان لے آیا اور خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر آپ کی بیعت کر لی۔ لیکن نہ تو یہ بیعت مرکز میں ارسال کی اور نہ ہی کسی احمدی کے ساتھ میرا رابطہ ہوا۔ اس کی وجہ بھی میری کم مائیگی تھی، میں نے ابھی تک صرف ایم ٹی اے ہی دیکھا تھا اور انٹرنیٹ وعربی ویب سائٹ وغیرہ سے میرا تعارف نہ تھا۔ میں کمپیوٹر سے نابلد تھا بلکہ میرے پاس کمپیوٹر ہی نہ تھا۔

خدا کو گواہ ٹھہرا کر کی گئی بیعت کے اس قدر نیک ثمرات سامنے آئے کہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ میری زندگی یکسر بدل گئی۔

احمدیوں سے رابطہ

2009ء میں میں نے کمپیوٹر خریدا اور انٹرنیٹ لگوا کر جماعت کی عربی ویب سائٹ کا مطالعہ کیا۔ یہاں میں نے بیعت فارم دیکھا اور فوراً اسے پُر کر کے ارسال کرنے کی کوشش کی لیکن کمپیوٹر کو استعمال کرنے کے بارہ میں میری ناتجربہ کاری آڑے آگئی اور میں بیعت فارم ارسال نہ کرسکا۔ بالآخر میں نے یہ کہہ کر اپنی کوشش ترک دی کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کے حال سے واقف ہے اور وہ جانتا ہے کہ میں اس کے بھیجے ہوئے کی صداقت پر دل سے ایمان لے آیا ہوں، یہی میرے لئے کافی ہے۔ میرے اس موقف کی بڑی وجہ یہ تھی کہ مجھے اس بات کی اہمیت کا احساس نہ تھا کہ اشاعت اسلام کی اس عظیم مہم کا باقاعدہ حصہ بننے کے لئے اس جماعت میں باضابطہ طور پر شامل ہونا ضروری ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد میرا فیس بک سے تعارف ہوا اور میں نے اس پر اپنے بعض دوستوں کی تلاش شروع کردی۔ اسی دوران مجھے مکرم فتحی عبد السلام صاحب کا اکاؤنٹ مل گیا۔ چونکہ میں انہیں ایم ٹی اے کے بعض پروگراموں سے جانتا تھا اس لئے انہیں فیس بک پر دوستی کا پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے اسے قبول کرلیا اور پھر میرا ان سے رابطہ شروع ہوگیا۔

ایک روز انہوں نے اپنے صفحہ پر لکھا کہ نو مبائعین اپنی اپنی بیعت کا واقعہ مختصر طور پر لکھیں۔ اس پر میں نے اپنے اس سفر کا پہلا حصہ لکھ کر انہیں ارسال کر دیا۔ انہوں نے اس پر نہایت خوبصورت تبصرہ کیا اور اسے مکمل کرنے کا کہا۔

میں نے ایک دو قسطوں میں باقی واقعہ بھی لکھ کر پوسٹ کر دیا جس پر احباب کرام نے مبارکباد دی اور بہت اچھے تبصرے کئے اور مجھے ثباتِ قدم کی ڈھیروں دعائیں دیں۔

اس کارروائی کو پڑھنے والوں میں سے احمد نامی ایک دوست بھی تھے۔ انہوں نے مجھے پرائیویٹ میسیج بھیج کر پوچھا کہ کیا میں نے بیعت فارم پر کردیا ہے؟ میرے نفی میں جواب دینے پر انہوں نے کہا کہ وہ بھی دل سے احمدی ہیں اور اب انہوں نے باضابطہ بیعت کے لئے مصر کی جماعت سے رابطہ کیا ہے۔ انہیں مکرم عبدہ بکر صاحب نے دو روز کے بعد مرکز جماعت میں آنے کا کہا ہے۔ اس کے بعد اس دوست نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ بھی آنا چاہیں تو ہم دونوں اکٹھے مل کر مرکز جماعت چلے جاتے ہیں۔

میں نے مکرم فتحی عبد السلام صاحب کے توسط سے مکرم عبدہ بکر صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے بیعت فارم پُر کرنے سے پہلے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''فلسفة تعاليم الاسلام'' (اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ) دیتے ہوئے اس کا مطالعہ کرنے کو کہا۔

میں نے یہ کتاب پڑھنی شروع کی تو عجیب عالم میں جا پہنچا۔ ایک پیرا پڑھتا تو مجھے اتنا لطف آتا کہ میں اسے دوسری بار پڑھتا اور پھر تیسری بار اس کا مطالعہ کرتا۔ یوں میں نے یہ کتاب شاید پانچ مرتبہ پڑھی۔

باضابطہ بیعت، ثمرات اور مخالفت

اسی عرصہ کے دوران فیس بک پر ہی تیونس کے ہمارے ایک دوست مکرم ماہر مدینی صاحب کے ذریعہ مجھے عربک ڈیسک کا ای میل مل گیا اور میں نے بیعت فارم پر کرکے اس پتا پر ارسال کر دیا۔ چند روز میں ہی مجھے قبولِ بیعت کا خط موصول ہوگیا۔ اور یوں مجھے غلبہ اسلام کی اس مہم اور اسلامی تعلیمات کو پھیلانے والے اس قافلے کا حصہ بننے کا اعزاز حاصل ہوگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بیعت کے بعد میرے اندر غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی۔ میرے رشتہ داروں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے شدید مخالفت شروع کردی اور بات یہاں تک پہنچی کہ میرا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا اور میرے خلاف عجیب عجیب فتوے جاری کئے گئے حتی کہ مجھے خطرہ ہے کہ میری وفات کے بعد وہ مجھے اپنے قبرستان میں بھی دفن کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

لیکن مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ احمدیت کے ذریعہ میرا اس خدا سے تعلق پیدا ہوا ہے جو کارساز ہے اور دعاؤں کا سننے والا ہے، وہ خود ہی سارے کام سیدھے کردے گا۔ اس کی عنایتوں کے غیر معمولی جلوے میں نے بیعت کے بعد سے ہی دیکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس ضمن میں ایک بات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں ٹرک چلاتا ہوں۔ میں اکثر خواب میں دیکھتا تھا کہ میرا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ قبول احمدیت کے بعد میں نے اس کے بارہ میں دعا کی اور اس کے نتیجہ میں کئی بار مجھے محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجھے اپنے خاص فضل سے متعدد حادثات سے بچایا۔

آخر میں یہی کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں جہالت اور غفلت کی زندگی سے نکال کر اپنی معرفت اور قربت کی راہوں سے متعارف کروایا اور اپنے فضلوں، انعاموں اور برکات سے متمتع فرمایا ہے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2017)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

افراد جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کیلئے دعا کرنا اور اس کے آگے جھکنا اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بنائے گی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12 مئی 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کس آیت کی تلاوت کی؟

جواب حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (البقرہ 154) یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، تلاوت کی۔

سوال اللہ کے بندے دنیاداروں کے برعکس مال، اولاد اور دوسری چیزوں کے نقصان پر کیا نمونہ دکھاتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ سے دعا ضرور کرتے ہیں کہ اے اللہ! اب جبکہ ہم پر یہ سب کچھ تیرے بھیجے ہوئے کو ماننے کی وجہ سے وارد کیا جارہا ہے تو ہمارے صبر کی طاقتوں کو بھی بڑھا اور خود ہی ہماری مدد کو آ اور ان ظالموں کے ظلموں سے ہمیں بچا۔

سوال احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدی وہ ہیں جو مسیح محمدی کو ماننے کی وجہ سے، اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے آنے والے اللہ تعالیٰ کے فرستادے پر ایمان لانے کی وجہ سے عملاً اس حالت سے گزر رہے ہیں جو دوسروں کے لئے شاید مذہبی مظالم کے پرانے واقعات اور داستانیں ہوں۔

سوال مظالم کا سامنا کرنے کے اعتبار سے احمدیوں اور دوسرے فرقوں میں کیا فرق ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض اور فرقے بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بھی مذہب کی وجہ سے مخالفتوں کا سامنا کر رہے ہیں لیکن یہ سب لوگ موقع ملنے پر اپنے مخالفین سے اسی طرح بدلہ بھی لے لیتے ہیں جس طرح کے ظلم ان پر ہوتے ہیں لیکن احمدی ہی ہیں جو مومن ہونے کا نمونہ دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ پس احمدی مسلمانوں اور دوسرے لوگوں میں یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔

سوال حضور انور نے ہمیں تکلیف کے وقت کس کے آگے جھکنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمیں تکلیف کے وقت دنیاداروں کے سامنے نہیں بلکہ سب طاقتوں کے مالک خدا کے سامنے جھکنا ہے۔ اس سے مدد مانگنی ہے۔ وہی ہے جو ہمیں ہمارے صبر اور دعا کی وجہ سے ان مشکلات سے نجات دلانے والا ہے اور نجات دلائے گا انشاء اللہ۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اسکا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجا لاتا ہے، الحمد للہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کس طرح نوازتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، بے چینی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی بعض خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر اور دعا کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں بہنے والا قطرۂ خون اور رات کے وقت نفل پڑھتے ہوئے خشیت باری تعالیٰ کے نتیجہ میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے۔

سوال جب بندے پر ظلم ہو اور وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے کیا عطا فرماتا ہے؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بخشتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو سختیوں کے مقابل پر کیا نمونہ دکھانے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل جماعت احمدیہ کے افراد پر مختلف ممالک میں جو سختی، پریشانی اور تکلیف کے حالات ہیں اس پر ہمارا کام ہے کہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکالیف کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تیرہ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا۔ قوم کی طرف سے تکالیف اور ایذا رسانی میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جاتی تھی اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف صبر و استقلال کی ہدایت ہوتی تھی اور بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے تُو بھی صبر کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور تبلیغ میں سُست نہ ہوتے تھے بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر کیسا تھا؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صبر پہلے نبیوں کا سا نہ تھا۔ انکی تکالیف اور ایذا رسانیاں محدود ہوتی تھیں۔ لیکن اسکے مقابلہ میں آنحضرتؐ کا صبر بہت ہی بڑا تھا کیونکہ سب سے اوّل تو اپنی ہی قوم آپؐ کی مخالف ہوگئی اور ایذا رسانی کے درپے ہوئی اور پھر عیسائی بھی دشمن ہو گئے۔

سوال غیر جو بڑی سوچی سمجھی سکیم کے ساتھ اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں اسکا دفاع ہم نے کس طرح کرنا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ہتھیار اسلام کے مخالفین اسلام کو ختم کرنے کیلئے استعمال کر رہے ہیں وہی ہم نے کرنے ہیں اور وہ لٹریچر اور تبلیغ کا ہتھیار ہے۔

سوال جب غیر مسلم ممالک میں اسلام پھیلنا شروع ہوگا تو کیا ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب غیر مسلم دنیا میں اسلام پھیلنا شروع ہوگا تو پھر غیر مسلم ممالک بھی جماعت کی مخالفت کریں گے۔ بعض جگہ ایسے واقعات ہو بھی جاتے ہیں۔ شروع میں بعض چرچوں نے بڑی خوش دلی سے ہمیں اپنے فنکشن کرنے کیلئے جگہ دی لیکن جب دیکھا کہ لوگوں کا رجحان اس طرف بڑھ رہا ہے تو مخالفت شروع ہوگئی اور دینے سے انکار کر دیا۔

سوال آج کل کے سیاست دانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سیاستدان اس خوف سے کہ مُلّاں کے پیچھے چلنے والا ووٹر ہمارے ہاتھ سے نہ جاتا رہے، ووٹ اور سستی شہرت کیلئے ان کے پیچھے چلتے ہیں ورنہ ان لوگوں کو تو مذہب کی الف، ب کا بھی پتا نہیں۔ اکثریت شاید نماز بھی نہ پڑھتی ہو بلکہ شاید ہی کبھی جمعہ کی نماز پہ آتے ہوں اور عید کی نماز پڑھنے والے ہوں۔ لیکن احمدیوں پر حملے ضرور کرتے ہیں یا اسمبلیوں میں قانون پاس کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کشمیر اور الجزائر میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کی کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشمیر میں پاکستانی مُلّاں کے زیر اثر وہاں کے مُلّاں اور سیاستدان احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد اسمبلی میں پیش کر رہے ہیں بلکہ پیش ہوئی ہے۔ الجزائر میں کئی لوگ جیل میں ہیں جن کو ایک سال سے تین سال تک کی سزا دی گئی ہے۔ درجنوں احمدیوں کی سزاؤں کے اعلان ہو چکے ہیں۔ مختلف قسم کی پابندیاں ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مخالفتوں کے مقابل پر احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: افراد جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے دعا کرنا اور اس کے آگے جھکنا، اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بنائے گی۔

سوال بنگلہ دیش کے شوہا گی ضلع میمن سنگھ میں ایک احمدی مربی کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں یہاں کے ہمارے مربی مستفیض الرحمن صاحب کو مخالفین نے چاقوؤں اور خنجروں کے وار کر کے زخمی کر دیا۔ اتنے کاری وار کئے کہ سارا جسم چھلنی کر دیا۔ بہرحال پولیس موقع پر پہنچ گئی اور حملہ آوروں سے نکال کر انہیں ہسپتال پہنچایا۔ کل تک کی اطلاع کے مطابق stable تو ہیں لیکن ابھی حالت خطرے سے باہر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی اور کامل اور جلد شفا عطا فرمائے۔

سوال ایسے احمدی جو تبلیغ کے وقت سخت زبان استعمال کرتے ہیں انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَیں ایسے احمدیوں سے کہوں گا کہ بہتر ہے وہ تبلیغ نہ کیا کریں۔ یہ تبلیغ ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنانے والی ہوگی۔ اس طرح ہم صرف یہ ایک گناہ نہیں کر رہے بلکہ نئی نسل کو بھی احمدیت سے دور کر رہے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو فوری طور پر اپنے رویّے بدلنے کی ضرورت ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ماموریت کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھو مَیں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔

سوال عقل اور فکر کی قوتوں میں اضافے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اسکی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمیشہ کس بات کو اپنے سامنے رکھ کر زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارنی چاہئے کہ اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے غالب آنے کے ہتھیار کیا بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کس دوست کی وفات کی اطلاع دی؟

جواب حضور نے فرمایا: نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم پی پی ناظم الدین صاحب آف پینگاڈی کیرالہ، انڈیا کا ہے جو 3 مئی کو ٹرین کے حادثے میں وفات پا گئے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست 2017ء

میں اُمید رکھتا ہوں کہ اس مسجد میں آنے والے احمدی، جب بھی مسجد میں آئیں گے تو ہمیشہ اپنی تمام خواہشات تمام دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور کریں گے جو دعائیں سننے والا بھی ہے اور ہمیشہ رہنے والا اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے *

......☆......☆......☆......

ہمسائے کا حق انتہائی اہم حق ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اب جب کہ گیزن میں مسجد بن گئی ہے، یہاں آنے والے پہلے سے بڑھ کر ہمسائے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، اور احمدیوں کا کام ہے کہ یہ حق ادا کرنے والے بنیں ورنہ مسجد بنانے کا کوئی فائدہ نہیں *

......☆......☆......☆......

احمدی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لیے کوشش کریں ہمیں اس ملک کے لوگوں نے اپنے اندر جذب کیا ہے تو ہم بھی یہ احسان ہمیشہ اتارتے رہیں اور اس کا حق ادا کریں وہ اسی طرح ہوسکتا ہے جب اپنے آپ کو اس ملک کا حقیقی باشندہ اور حقیقی حصہ سمجھیں *

......☆......☆......☆......

ہر قوم میں نبی آئے، اس لیے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے جو حقیقی مسلمان ہے کہ ہر نبی کی عزّت کرے اور اس کے ماننے والوں کی عزّت کرے *

(مسجد بیت الصّمد کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)

- خلیفہ کے خطاب سے مجھے پہلی دفعہ علم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دی تھی، اسلام کی تعلیمات میں ایسی عالی ظرفی سے میں بہت متاثر ہوا ہوں *
- امام جماعت احمدیہ سے مل کر ان کی ذات کے تقدس کا میری طبیعت پر گہرا اثر ہے اور میرا گہرا تاثر حضور کو دیکھ کر یہ ہے کہ حضور ایسی شخصیت ہیں جن کو عالم اسلام کا سربراہ ہونا چاہئے *
- عزت مآب امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ اپنے موضوع پر مکمل گرفت رکھتے ہیں اور سامعین تک مذہب اور اس کی زمانے میں اہمیت کو اُجاگر کر کے دکھاتے ہیں *
- معاشرے میں بہت زیادہ ایسی قوتیں ہیں جو اسکو تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے ماحول میں خلیفہ جیسی آوازوں کی بہت اہمیت ہے کیونکہ وہ معاشرے کی ہم آہنگی کی تعلیم دیتے ہیں *

(حضور انور کا خطاب سُننے کے بعد مہمانوں کے تاثرات)

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 21 و 22 / اگست 2017 کی مصروفیات

21 / اگست 2017 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 25 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق 11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 56 فملیز کے 146 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 35 مختلف جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں جن میں سے بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ کاسل سے آنے والے 190 کلومیٹر Trier اور Bergisch کی جماعتوں سے آنے والے 200 کلومیٹر، Aalen سے آنے والے 265 کلومیٹر اور Freiburg سے آنے والی فیملیز 290 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ اسی طرح جماعت Bocholt سے آنے والے 300 کلومیٹر، Herford سے آنے والے 315 کلومیٹر، اوسنابروک سے آنے والے 320 اور Dresden کے علاقہ سے آنے والے احباب اور فیملیز 450 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت کے حصول کیلئے بیت السبوح پہنچی تھیں۔

ان سبھی نے جہاں اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا وہاں ہر ایک ان بابرکت لمحات سے بے انتہاء برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی صحتیابی کیلئے دعائیں حاصل کیں۔ مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دُور ہونے کیلئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ طلباء اور طالبات نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے حصول کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ راحت وسکون اور اطمینان قلب حاصل ہوا۔ فیملیز ملاقاتوں کا یہ پروگرام 12 بجکر 50 منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں دوران سال مختلف ذرائع سے پاکستان سے جرمنی پہنچنے والے احباب اور نوجوانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ ان نوجوانوں کی مجموعی تعداد ساڑے تین صد کے لگ بھگ تھی۔ آج یہ سب اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی ملک میں ظالمانہ قوانین اور اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم وستم سے ستائے ہوئے تھے اور اپنے گھر بار اور عزیز واقارب کو چھوڑ کر، دکھوں اور غموں کو اپنے سینوں میں دبائے ہوئے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے، ہجرت کر کے اس ملک میں آبسے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر ایک کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ حضور انور نے ہر ایک سے اسکا حال اور تعارف دریافت فرمایا اور پوچھا کہاں سے آئے ہیں۔ کس جماعت سے تعلق تھا۔ یہاں کیا کرتے ہیں۔ فیملی کے باری میں پوچھا۔ حضور انور ازراہ شفقت شرف مصافحہ پانے کے بعد اس نوجوان کا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس سے کچھ دیر کیلئے گفتگو فرماتے، اس دوران دوسرا شخص آخر شرف مصافحہ کی سعادت پاتا اور یہ سلسلہ اِسی طریق سے آخری شخص تک جاری رہا۔ ہر ایک نے نہ صرف مصافحہ کی سعادت پائی بلکہ اسکا ہاتھ حضور انور کے دست مبارک میں کچھ دیر کیلئے رہا۔ یہ سب لوگ آج کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ ان کے غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ملاقات کی سعادت پانے کے بعد جب یہ نوجوان مسجد کے ہال سے باہر آتے تو ان کے دلوں کی عجیب کیفیت تھی۔ اکثر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔

☆ ایک نوجوان مسلسل رو رہا تھا کہنے لگا کہ جب سے ہوش سنبھالا ہے ہم نے حضور انور کو TV پر ہی دیکھا ہے۔ آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ یہ چند لمحات میرے لئے ناقابل بیان ہیں۔ میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ میں نے حضور انور کو دیکھ لیا اور حضور انور نے میرا ہاتھ پکڑے رکھا۔ میں مزید کچھ کہنے کی سکت نہیں پاتا۔

☆ ربوہ سے آنے والا ایک نوجوان مسلسل رو رہا تھا۔ کہنے لگا اس وقت مجھ سے بات نہیں ہو رہی۔ میرے دل کی دھڑکن تیز ہے اور جسم کانپ رہا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور انور کو دیکھا ہے۔ میں پھر دوبارہ دیکھنا چاہتا ہوں یہ کہہ کر اس نے پھر رونا شروع کر دیا اور مزید بات نہ کر سکا۔

☆ ایک نوجوان کہنے لگے کہ آج میری زندگی کا سب سے اہم اور مبارک دن ہے۔ آج میری ساری دنیا کے خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہوئی ہے۔ یہاں آنے سے قبل یہ حسرت ہی تھی کہ کاش حضور انور سے ملاقات ہوتی۔ تین ماہ تک مختلف پیدل کٹھن راستوں سے گزرتے ہوئے یہاں پہنچا ہوں اور آج میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہوگئی۔ آج تین ماہ کے سفر کی تکالیف اور سارے غم بھول گئے ہیں۔

☆ داتا زید کا سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ آج میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور کو قریب سے دیکھا ہے اور حضور سے ملا ہوں۔ مجھے ابھی بھی لگ رہا ہے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ حضور انور نے میرا ہاتھ پکڑے رکھا۔ میرا

ہاتھ چھوڑنے کو دل نہیں کر رہا تھا۔ میرے لئے تو آج کا دن بڑا مبارک اور برکتوں والا ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ ہم لوگ کتنے خوش قسمت ہیں کہ آج پہلی دفعہ حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی ہے۔ پاکستان میں ہزار ہا لوگ ایسے ہیں جو حضور انور سے ملاقات کیلئے ترستے ہیں۔ لیکن انہیں کوئی موقع نصیب نہیں ہوتا۔ میں آج کتنا خوش قسمت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ملاقات کا شرف عطا فرمادیا۔ میں خدا کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔

☆ایک نوجوان کہنے لگے کہ میں اپنے جذبات کو بیان نہیں کرسکتا۔ مجھے یہ سعادت ایسی ملی ہے کہ بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

☆لاہور کے ایک نوجوان تھے کہنے لگے کہ اس وقت میں اپنے ہوش وحواس میں نہیں ہوں۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں کہنے لگے اس وقت میں اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرسکتا۔ مجھ سے بولا نہیں جاتا۔

☆ایک دوست کہنے لگے آج حقیقت میں مجھے نئی زندگی ملی ہے۔ میں پاکستان سے اڑھائی ماہ میں پیدل راستوں سے سفر کرتا ہوا یہاں جرمنی پہنچا ہوں۔ راستہ میں کئی مقامات پر جنگلوں میں مرے ہوئے لوگ دیکھے جو اپنی منزل پر پہنچنے سے قبل ہی سفر کی تکالیف برداشت نہ کرسکے اور اپنی جان گنوا بیٹھے۔ ہم یہی دعا کرتے تھے کہ جرمنی پہنچیں گے تو ہم حضور کو دیکھیں گے۔ ملاقات نصیب ہوگی۔ ہماری اسی دعا اور خواہش نے ہمیں زندہ یہاں پہنچادیا اور آج میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ مجھے انتہائی قریب سے حضور کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور نے میرا ہاتھ پکڑا، مجھ سے باتیں کیں۔ حقیقتاً آج میں پھر زندہ ہوا ہوں۔

☆ایک نوجوان کہنے لگے کہ خوشی کے ساتھ میرا جسم کانپ رہا ہے، جب ہم پاکستان میں تھے تو سوچا کرتے تھے کہ کب وہ دن نصیب ہوگا، جب ہم حضور سے ملیں گے۔ آج کا دن میرے لئے اور میری فیملی کیلئے یادگار دن ہے۔ آج پاکستان میں میری فیملی بھی بہت خوش ہوگی کہ ہمارے خاندان میں سے کسی ایک فرد کو خلیفۃ المسیح سے ملاقات نصیب ہوئی۔ ملاقات کی یہ برکت میرے سارے خاندان کیلئے ہے۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ پاکستان میں تو ہم TV پر دیکھا کرتے تھے اب اپنے سامنے انتہائی قریب سے دیکھ کر میرا جسم کانپ رہا ہے۔ آج خدا نے خاص فضل کیا ہے اور مجھے حضور سے ملادیا۔ میں ساری زندگی بھی خدا کا شکر ادا کروں تو اللہ کے فضل کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

☆کھاریاں سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میں بہت خوش قسمت انسان ہوں، کاش ایک دفعہ پھر موقع ملے اور میں حضور انور سے ملوں اور قریب سے دیکھوں۔ پاکستان سے یہاں پہنچنے کے بعد زندگی کی جو سب سے بڑی خواہش تھی وہ پوری ہوگئی۔ اب میری کوئی خواہش نہیں رہی۔ مجھے سب کچھ مل گیا۔

☆گھسیٹ پورہ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ یہاں آنے سے قبل میرے گھر والوں کی یہ خواہش تھی کہ جرمنی میں جب حضور تشریف لائیں تو میں حضور سے ملوں اور گھر والوں کا سلام پہنچاؤں۔ آج میری بھی اور میرے خاندان کی بھی یہ خواہش پوری ہوگئی۔ آج کا دن میرے خاندان والوں کیلئے بھی بہت خوشی کا دن ہے۔

☆گوجرانوالہ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک سرور اور خوشی ہے۔ حضور انور نے ہمیں مسرور کردیا ہے۔ حضور انور نے ہمیں بہت پیار دیا اور میرا ہاتھ پکڑے رکھا۔ حال دریافت فرمایا۔ حضور انور اتنی شفقت سے پیش آئے کہ میں زندگی بھر اس ملاقات کو بھول نہیں سکتا۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ بیان سے باہر ہے، میں کچھ بتا نہیں سکتا۔ اس بارہ میں کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ہم یہاں جرمنی میں پہنچیں گے اور حضور انور سے ملاقات ہوگی۔ آج ایک انہونی چیز ہوگئی ہے۔ مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ میری بھی حضور انور سے ملاقات ہوگئی ہے اور میں حضور انور کی بے شمار شفقتوں کا مورد بنا ہوں۔

☆ضلع سیالکوٹ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ ملاقات کے بعد دل میں ایک جوش پیدا ہوا ہے۔ میرا دل رو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خلیفہ سے ملادیا ہے۔ دو دن میں نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں اور حضور انور کو دُور سے دیکھتا تھا۔ آج انتہائی قریب سے دیکھا باتیں بھی کیں۔ پاکستان میں یہ خواہش تھی کہ کاش ہم بھی حضور انور سے مل سکیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش پوری کردی۔

☆سعد اللہ پور سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میں اپنی خوشی کو بیان نہیں کرسکتا۔ میرا دل سکون سے بھر گیا ہے۔

اکثر نوجوانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ہم کیا بتائیں اس قدر خوشی ہے کہ ہمارے پاس بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ آج وہ کچھ پالیا جس کے بارہ میں کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ آج ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور نوجوانوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

گیزن شہر میں

مسجد بیت الصمد کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق Gissen شہر میں مسجد بیت الصمد کے افتتاح کی تقریب تھی۔ 4 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور گیزن شہر کیلئے روانگی ہوئی۔ فرنکفرٹ سے گیزن شہر کا فاصلہ 55 کلومیٹر ہے۔ قریباً 45 منٹ کے سفر کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی شہر کے حدود میں داخل ہوئی تو شہر کی پولیس نے قافلہ کو escort کیا۔ پولیس کی گاڑیاں مختلف مقامات پر راستہ کلیئر کرنے کیلئے موجود تھیں۔ 5 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الصمد تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد وخواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے پر جوش انداز میں استقبال کیا اور بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنا ہاتھ بلند کرکے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ صدر جماعت گیزن مکرم ڈاکٹر طاہر شیراز صاحب، ریجنل امیر Hessen Mitte مکرم مظفر احمد صاحب، مبلغ سلسلہ گیزن مکرم ارسلان سندھو صاحب اور مکرم عبد الرحمن صاحب نگران تعمیر مسجد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی جس کے ساتھ ہی اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر جماعت گیزن سے مسجد کے حوالہ سے بعض امور دریافت فرمائے۔ صدر صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ یہ مسجد باقاعدہ پلاٹ خرید کر تعمیر کی گئی ہے۔ پلاٹ کا رقبہ ایک ہزار مربع میٹر ہے۔ مسجد کے دو ہال ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 61 مربع میٹر ہے۔ اس مسجد میں مجموعی طور پر 190 افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ جماعت کی تجنید کے بارہ میں صدر صاحب نے بتایا کہ یہاں جماعت کی تعداد 290 ہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے باہر تشریف لے آئے اور مسجد کے بیرونی احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں کے گروپ نے دعائیہ نظمیں پیش کیں اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعد ازاں حضور انور مسجد کے نچلے ہال میں تشریف لے آئے جہاں مجلس عاملہ گیزن کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران بچے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ جب حضور انور مسجد سے باہر تشریف لائے تو حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت گیزن جماعت کے تمام افراد کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اسکے بعد پروگرام کے مطابق 6 بجکر 25 منٹ پر شہر گیزن کے کانگرس ہال (Kongress Halle Giessen) کیلئے روانگی ہوئی۔ اس ہال میں سرکاری وغیر سرکاری تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے جماعت گیزن نے اسی ہال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ یہ ہال مسجد بیت الصمد کے قریب ہی واقع ہے۔ 5 منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ہال میں تشریف آوری ہوئی۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اس تقریب کی کوریج کیلئے آئے ہوئے تھے۔ ایک علیحدہ کمرے میں پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کمرہ میں تشریف لے آئے۔

پریس کانفرنس

اس پریس کانفرنس میں جرمنی کے ایک نیشنل ٹی وی چینل ZDF Drehscheibe اور دو اخبارات Gießener Anzeiger اور Gießener Allgemeine کے نمائندگان اور جرنلسٹ موجود تھے۔

☆جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ جرمن کمیونٹی آپ کیلئے کتنی اہم ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام احمدی چاہے وہ افریقہ کے دُور افتادہ مقامات میں رہتے ہوں، جرمنی میں یا جنوبی امریکہ، مشرق بعید، یورپ، آسٹریلیا یا شمالی امریکہ میں رہتے ہوں وہ سب میرے لئے اہم ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس زمانے کے مصلح کو مانا ہے، جس کے بارہ میں پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک شخص آئے گا جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کا احیاء کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ آجائے اور دعویٰ کرے تو اسے تسلیم کرنا۔ تو جو ان پر ایمان لائے ہیں وہ سب میرے لئے اہم ہیں، چاہے وہ جرمن ہوں، افریقن ہوں، ایشین ہوں یا جہاں سے بھی ہوں۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یورپ میں مسلمان دنیا کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت کو آپ کیسے دیکھتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ جو بڑھتی ہوئی نفرت ہے افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں اس کی وجہ بعض مسلمانوں کے بُرے اعمال ہیں یا بعض شدت پسندوں اور تخریب کاروں کے اسلام کے نام پر کئے گئے عمل ہیں۔ ظاہر ہے جب آپ کوئی ظلم وزیادتی کریں گے تو لوگ آپ کے خلاف آواز اٹھائیں گے، چاہے آپ مسلمان ہوں یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ میں نہایت افسوس سے کہوں گا کہ کچھ مسلمان گروہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ یہ اعمال اسلام کے نام پر کررہے ہیں، کیونکہ ان کے خیال میں یہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اس لئے غیر مسلم جو یورپ میں آباد ہیں ان کا ردعمل ایسا ہی

ہے جیسا کہ نارمل ہونا چاہئے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم کے آئینہ دار نہیں ہیں۔ یہ لوگ اسلام کے سچے نمائندے نہیں ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی یہ پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو اسلام کی سچی تعلیمات کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ہم احمدی ان حقیقی تعلیمات سے دنیا کو روشناس کروانے کی کوشش کررہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا بہت سے ایسے مسلمان ہیں جو آپ سے متفق نہیں ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہی تو میں نے کہا ہے کہ وہ ہم سے اتفاق نہیں کرتے لیکن پیغمبر اسلام آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی تھی کہ مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی تعلیم بھول جائے گی اور وہ اسلام کی مقدس کتاب قرآن مجید کی غلط تشریحات کریں گے۔ تب ایک سچا مصلح پیدا ہوگا جو اسلام کی سچی تعلیم کا احیاء کرے گا۔ اگرچہ ان کی اکثریت ہم سے اتفاق نہیں کرتی پھر بھی کافی تعداد میں مسلمان ہر سال ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ آج سے تقریباً 127 سال قبل صرف ایک شخص تھا جو قادیان کی دور افتادہ بستی میں تھا جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ وہی مصلح ہے جس کے بارہ میں پیغمبر اسلام ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی اور وہ ایک شخص آج 20-30 ملین میں بدل چکا ہے اور یہ کمیونٹی اب دنیا کے ہر مقام پر ہے۔ وہ لوگ جو ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں ان میں سے اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ انہیں جب یہ احساس ہوتا ہے کہ جو ہم کہتے ہیں وہی قرآن مجید کی حقیقی تشریح ہے اور وہی جو پیغمبر اسلام کی سنت کے مطابق ہے تو وہ ہمیں مان لیتے ہیں اور ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ایک دن وہ سب یا ان کی اکثریت ضرور سمجھ جائے گی اور ہمارے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ اس عمل میں وقت لگے گا۔ مذہبی جماعتیں ہمیشہ وقت لیتی ہیں۔ کیا عیسائیت ایک دن میں پھیل گئی تھی؟ نہیں بلکہ تین سو سال سے زائد عرصہ لگا جب لوگ عیسائیت کے بارہ میں جاننے لگے تھے۔ بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ تین سو سال پورے نہیں ہونگے کہ لوگوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی تعلیم کو تسلیم کرلے گی جو کہ احمدیت ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس صورت حال میں یورپی سیاست دانوں اور معاشرہ کو شدت پسندی کے خلاف کیا کرنا چاہئے۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے جو مسلمانوں کی شدت پسندی کے خلاف ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم خود اس شدت پسندی کے خلاف ہیں۔ سیاست دان ہونے کے ناطے آپ کو دنیا کو صحیح پیغام پہنچانا چاہئے جیسا کہ احمدیہ کمیونٹی پہنچا رہی ہے۔ اگر کبھی تخریب کاروں کی طرف سے ظلم و زیادتی کی جائے جس سے ظاہر ہے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً خودکش حملہ، یا فائرنگ یا گاڑی لوگوں پر چڑھادی جاتی ہے تو ایسا واقعہ پریس اور میڈیا میں ایک بڑی خبر بن جاتا ہے، لیکن دوسری طرف ہزاروں لاکھوں لوگ پُرامن اسلام جو کہ احمدیت ہے جو قبول کرتے ہیں لیکن آپ اس کی کوئی خبر نہیں دیتے۔ اگر آپ لوگوں کو یہ بتاتے ہیں کہ اگرچہ کچھ لوگ ہیں جو اسلام کے نام پر بُرے کام کررہے ہیں تو ایسے لوگ بھی ہیں جو اچھے کام کررہے ہیں جو اسلام کے نام پر امن، پیار اور بھائی چارہ کا پیغام پھیلا رہے ہیں، اس لئے ایسے لوگوں کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اگر آپ دونوں اطراف کی حقیقی تصویر پیش کرینگے تو پھر لوگ اسلام کی ایک تصویر ہی نہیں دیکھیں گے بلکہ یہ بھی دیکھیں گے کہ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو اسلام کے حقیقی علمبردار ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا ایک اور مسئلہ ہے کہ آپ integration کے حق میں ہیں تو کیا آپ لوگ جو مرد اور عورت کو الگ الگ رکھتے ہیں تو کیا اس طرح آپ integration کے حق میں ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کیا یہی ایک مسئلہ ہے جو حقیقی انٹیگریشن کیلئے ضروری ہے؟ نہیں صرف یہ ایک مسئلہ نہیں ہے۔ میرے نزدیک integration یہ ہے کہ آپ اپنے ملک سے پیار کریں، قانون کی پابندی کریں، اپنی تمام استعدادوں سے ملک کی بہتری کیلئے کام کریں، تو یہ صحیح integration ہے۔ اگر آپ کسی اور ملک سے آئے ہیں اور آپ نے اس نئے ملک میں Nationality لی تو پھر آپ کو اس ملک اور قوم کے ساتھ دیانتداری سے وفا کرنا ہوگی۔ یہ ہے ایک بات اور دوسری بات یہ کہ جب آپ مرد اور عورت الگ الگ دیکھتے ہیں تو یہ ایک مذہبی معاملہ ہے اور مذہبی تعلیم کی وجہ سے ایسا ہے۔ اس کے باجود ہماری ڈاکٹرز ہسپتالوں میں میل ڈاکٹرز کے ساتھ کام کررہی ہیں، نرسز میل نرسز کے ساتھ کام کررہی ہیں، وہ مرد اور عورت مریضوں کا برابری سے علاج معالجہ کررہی ہیں یا کررہے ہیں، جو سائنسدان ہیں وہ لیبارٹریز میں مرد اور عورت دونوں کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں، جہاں کہیں بھی مرد اور عورت کے آپس میں مل کر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم کرتے ہیں اور جب ہم عبادت کرتے ہیں تو پھر مرد عورت کی یہ تمیز ہوتی ہے تو اس کے پیچھے بھی حکمت ہے اگر میں وہ بیان کروں تو کافی دیر ہو جائے گی اور بعض لوگ میرا انتظار کررہے ہیں، یہ ایک لمبا مضمون ہے، لیکن ہم بہت اچھی طرح integrated ہیں۔ Integration کا ہرگز صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم مذہبی تعلیمات کو چھوڑ دیں جو یہ ہیں کہ ہم مناسب لباس پہنیں اور اپنے سروں کو ڈھانپ کر رکھیں تا کہ مردوں کیلئے کشش کا باعث نہ بنیں اور بُری نظروں سے بچ سکیں، تو یہ وجوہات ہیں ورنہ جہاں اکٹھے مل کر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ہم مل کر کام کرتے ہیں۔ ہماری عورتیں باہر بازار وغیرہ جاتی ہیں، کیا وہ نہیں جاتیں؟ یہاں بہت سی احمدی مسلم خواتین ہیں جنہیں میں جانتا ہوں وہ (شاپنگ) سٹورز پر کام کرتی ہیں۔ ان میں بعض اپنے کاروبار بھی چلا رہی ہیں۔ تو پھر integration کا اور کیا مطلب ہے؟

☆ جرنلسٹ نے کہا کہ سماجی اور معاشرتی اقدار میں شرکت کرنا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم اقدار میں شریک ہوتے ہیں۔ اقدار کیا ہیں؟ اگر آپ کہتی ہیں کہ کلب جانا، شراب پینا ہی وہ چیز ہے جس سے آپ integrate ہو سکتے ہیں تو یہ غلط بات ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اور بھی بہت سی اقدار ہیں۔ ہمارے بعض مذہبی فرائض بھی ہیں اور ان مذہبی فرائض کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی تمام استعدادیں ملک کی بہتری کیلئے استعمال کرنی چاہئے اور میرے نزدیک یہی صحیح integration ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میرے خیال میں آپ نے اتنے سوال کر لئے ہیں کہ اس میں باقی لوگوں نے جو سوال پوچھنے تھے وہ بھی آگئے ہوں گے اور اگر ابھی بھی ان کے کچھ تحفظات یا سوال ہوں اور وہ نہیں پوچھ سکے تو یہ آپ کی وجہ سے ہوگا میری وجہ سے نہیں ہوگا۔

پریس کانفرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے جہاں حضور انور نے گملے میں لگے ہوئے ایک پودے کو پانی دیا۔ یہ پودا شہر گیزن کی لارڈ میئر Mrs. Dietlind Grabe Bolz نے مسجد بیت الصمد کے افتتاح کی خوشی میں جماعت کو پیش کیا ہے۔ اس پودے کو جو پانی دیا گیا وہ شہر کی نہر Lahn سے خصوصی طور پر لایا گیا تھا۔ حضور انور نے پودے کو پانی دیتے ہوئے میئر سے فرمایا کہ آپ بھی پانی دینے والے برتن کو ایک طرف سے پکڑلیں۔ اس طرح حضور انور اور میئر نے پودے کو ایک ساتھ پانی دیا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق 6 بجکر 45 منٹ پر باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم داؤد مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے مہمانوں کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں مکرم حافظ ذاکر مسلم صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور عزیزم عرفان احمد بھٹی صاحب نے جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

امیر صاحب جماعت جرمنی کا ایڈریس

اسکے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ شہر گیزن جرمنی کے صوبہ ہیسن میں واقع ہے، یہ شہر دریائے Lahn پر واقع ہے۔ 1197ء میں پہلی بار ایک سند میں شہر گیزن کا ذکر ملتا ہے۔ اس شہر کی آبادی 84 ہزار ہے جس میں سے 38 ہزار یونیورسٹی کے طلباء ہیں۔ ہیسن صوبہ میں شہر کو یہ منفرد حیثیت بھی حاصل ہے کہ یہاں اسکولوں میں اسلامی تعلیمات بھی پڑھائی جاتی ہیں اور اس بارہ میں جماعت کا مکمل تعاون انہیں حاصل ہے۔

امیر صاحب نے اس شہر میں جماعت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ 1983ء میں پہلی احمدی فیملی گیزن میں آئی۔ تین سال بعد 1986ء میں یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی۔ اس وقت یہاں کی جماعت 220 افراد پر مشتمل ہے۔ 1998ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ گیزن تشریف لائے اور یہاں کی یونیورسٹی میں سوال وجواب کی ایک نشست منعقد ہوئی۔ 1989ء میں گیزن میں ایک چھوٹا مکان کرائے پر لیا گیا جس کو نماز سینٹر کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔ پھر 2004ء میں ایک نماز سینٹر مستقل طور پر قائم کیا گیا جو اب تک استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ 2011ء میں مسجد کی تعمیر کیلئے پلاٹ خریدا گیا اور 28 رمئی 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ جو مسجد تعمیر ہوئی ہے اس کے دو علیحدہ علیحدہ ہال مردوں اور عورتوں کیلئے ہیں، پلاٹ کا رقبہ ایک ہزار مربع میٹر ہے۔ مینارہ کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں 16 گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ یہ پلاٹ شہر کے وسط میں، شہر کی مصروف ترین سڑکوں میں سے ایک سڑک پر واقع ہے۔

گیزن ڈویژن کے وائس پریزیڈنٹ کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد وائس پریذیڈنٹ آف GIESSEN ڈویژن مسٹر مارٹن روبلر جو چیف منسٹر صوبہ ہیسن کے نمائندہ کی حیثیت سے بھی آئے تھے، نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

موصوف نے کہا کہ میں سب سے پہلے خلیفۃ المسیح اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر میں آج آپ کا مہمان بن سکا ہوں۔ میں صوبہ ہیسن کے چیف منسٹر کی نمائندگی میں آیا ہوں اور چیف منسٹر کی طرف سے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں اور مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

موصوف نے کہا جماعت کو اس صوبہ میں جو سٹیٹس ملا ہے وہ اس بات کا نشان ہے کہ جماعت اس ملک کی خدمت کرتی ہے۔ اور جماعت فریڈم آف سپیچ اور دیگر اہم اقدار کی محافظ ہے۔ آپ لوگ پیار و محبت سے رہتے ہیں اور ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ لوگ ہمیشہ امن و سکون میں رہیں اور سب لوگوں کے لیے اکٹھے ہونے کی یہ جگہ ہمیشہ قائم رہے اور آپ لوگوں کی تمام نیک تمنائیں اور خواہشات پوری ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ Mr Gerhard Merz کا ایڈریس

بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ صوبائی اسمبلی صوبہ ہیسن Mr Gerhard Merz نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ مجھے مسجد کے افتتاح کے موقع پر مدعو کیا گیا ہے۔ مجھے اس بات کی بھی نہایت ہی خوشی ہے کہ میرے آبائی شہر میں ایک مسجد کا قیام ہوا ہے۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ جو کہتی ہے وہ کر کے بھی دکھاتی ہے اور ملک کی خدمت میں بڑھ چڑھ کے کام کرتی ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کو صرف وقار عمل سے ہی نہیں پہچانتے بلکہ اور بہت سے کاموں کی وجہ سے جانتے ہیں۔ جماعت معاشرہ کی بھلائی کے لیے اپنا Active رول ادا کر رہی ہے۔ موصوف نے کہا وہ ایس، پی، ڈی پارٹی کی طرف سے مسجد کے افتتاح کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اسی طرح ہمیشہ فعال رہے اور ہمیشہ امن اور پیار کے ساتھ مل کر ہمسایوں کے ساتھ اپنا رویہ دکھائے۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی راہ اختیار کر چکی ہے جو دوسروں کے لیے ایک نمونہ ہے اور دوسروں کو بھی اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ آخر پر انہوں نے ایک بار پھر مبارکباد پیش کی۔

گیزن شہر کے میئر کا ایڈریس

اس کے بعد شہر گیزن کی لارڈ میئر مسز ڈائٹ لنڈ گاربی بولز صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میں سب سے پہلے خلیفۃ المسیح کو اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ آج کا دن صرف گیزن کے احمدیوں کے لیے ہی نہیں بلکہ گیزن شہر کے لوگوں کے لیے بھی خوشی کا دن ہے۔ آج اس تقریب میں گیزن شہر کے بہت سے لوگ نظر آرہے ہیں ان میں سے بعض کا تعلق شہر کے انتظامی امور سے ہے اور سیاست سے بھی ہے۔ بلکہ پورے صوبہ ہیسن سے لوگ آج اس تقریب میں شمولیت کے لیے آئے ہیں۔ میئر صاحبہ نے کہا کہ انہوں نے جماعت کے ایک پمفلٹ میں پڑھا ہے کہ مسجد ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں یہ نہیں کہ صرف عبادت کے لیے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں بلکہ اس لیے بھی اکٹھے ہوتے ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے سے ملا جائے اور مثبت پروگرام بنائے جائیں اور ہمسایہ کے حقوق ادا کیے جائیں۔ موصوفہ نے کہا کہ مسجد کے ذریعہ ہم ایک دوسرے کے قریب آسکتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ خوشیاں بانٹ سکتے ہیں۔ شہر گیزن میں ہر مذہب کے ساتھ جماعت احمدیہ کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اس شہر میں اعتماد کی فضا میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' اس بات کی بنیاد ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مل کر امن کے ساتھ رہ سکیں۔ آپ کی جماعت تو ایک ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے اگر تمام دنیا آپ کی باتوں پر غور کرے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ جنگ وجدال اور دہشت گردی ختم ہو جائے۔ موصوفہ نے کہا آپ کی مسجد ایک کھلی جگہ پر ہے۔ کوئی چھپا ہوا نماز سینٹر نہیں ہے۔ آپ نے مسجد تعمیر کر کے بتادیا ہے کہ آپ شہر گیزن کا حصہ ہیں۔ مذہب ایسا ہونا چاہئے کہ جو دوسرے کو امن اور حفاظت دے اور یہ بات ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے بہت ہی عمدہ فرمائی کہ اصل مذہب تو وہ ہوتا ہے جو دیگر مذاہب کو امن دے۔ آخر پر میئر نے کہا کہ آج مسجد کے افتتاح کی خوشی میں، میں نے ایک درخت جماعت کو بطور تحفہ دیا ہے جس کو نہر لاہن کے پانی سے ابھی سیراب کیا گیا ہے۔ یہ درخت مسجد کے پلاٹ پر لگایا جائے گا۔ جس طرح درخت کی جڑیں مضبوطی سے زمین میں جم جاتی ہیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ بھی اپنی جڑیں مضبوطی سے یہاں جمالے گی۔ میئر نے درخواست کی کہ حضور انور شہر گیزن کی گولڈن بک پر اپنے دستخط درج فرمائیں۔ یہ شہر گیزن کے لیے اعزاز کا باعث ہوگا۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس گولڈن بک میں اپنے دستخط فرمائے۔

بعد ازاں سات بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس فنکشن میں تشریف لائے اور یہ شکر گزاری کے جذبات میرا ایک مذہبی فریضہ بھی ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان دوسرے بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس اس لحاظ سے آپ کا شکر ادا کرنا میرے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اور اس بات کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں کے لوگوں نے اس مسجد کو بنانے کے لیے کھلے دل کا مظاہر کیا کونسل کا اور میئر کا بھی شکریہ، یہاں کے سیاستدانوں کا بھی شکریہ۔ ان سب لوگوں نے ہماری مسجد کے بنانے میں کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں اس کی تعمیر کی اجازت دی۔ پس سب سے پہلے تو ان جذبات کا اظہار ہے۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ ہمارے نیشنل امیر صاحب نے بتایا کہ اس مسجد کا نام مسجد بیت الصمد ہے اور الصمد خدا تعالیٰ کی صفات اور ناموں میں سے ایک صفت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ قائم رہنے والا جس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ جبکہ باقی جو سب مخلوق ہے دنیا کی ہر چیز جو ہے اس کو خدا کی ضرورت ہے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ ایک ایسی ذات ہے اور ایک ایسی ہستی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے مثلاً اس دنیا کی حدود کے بارہ میں بتایا، قرآن کریم میں آتا ہے کہ یہ زمین اور آسمان یہ بند چیز تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو کھولا۔ یعنی اس کائنات کو بنانے میں اس دنیا کو بنانے میں جو بگ بینگ کا تصور ہے جو سائنسدانوں نے پیش کیا وہ قرآن کریم نے پہلے ہی پیش کر دیا ہے۔ اور اس بات کا ذکر قرآن کریم کی اکیسویں سورت میں ہے پھر اس سے آگے جا کر یہ بھی ذکر ہے کہ ایک وقت آئے گا جب اس دنیا کی صف لپیٹی جائے گی۔ یعنی بلیک ہول کا تصور جو سائنسدان پیش کرتے ہیں وہ بھی پیش کر دیا۔ یعنی سب کچھ ختم ہو جانے کے بعد خدا تعالیٰ ہمیشہ قائم رہے گا یعنی جو موجودہ کائنات ہے جب سب ختم بھی ہو جائے تب بھی خدا تعالیٰ کی ذات کو فرق نہیں پڑتا۔ اور پھر خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں دوبارہ بھی اسی طرح پیدا کروں گا جس طرح پہلے بھی بگ بینگ ہوا۔ تو یہ سائنس کی باتیں بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ کے لیے سمجھ کے بتادیں کہ میں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہوں گا اور میری طرف تم رجوع کرو۔ اگر عبادت کرنی ہے تو میری طرف ہی جھکو، اگر پناہ لینی ہے تو میری طرف آؤ کیونکہ یہی الصمد نام کا مطلب ہے۔

پس اس لحاظ سے میں امید رکھتا ہوں کہ ہم اس مسجد میں آنے والے احمدی، جہاں بھی اور جب بھی مسجد میں آئیں گے تو ہمیشہ اپنی تمام خواہشات تمام دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور کریں گے جو دعائیں سننے والا بھی ہے اور ہمیشہ رہنے والا اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور وہی ایک ہستی ہے جس کی طرف مشکل کے وقت میں بھی اور ویسے بھی پناہ کے لیے جایا جاتا ہے۔ پس یہ مختصر تعارف مسجد کے نام کے حساب سے میں نے کروایا۔

امیر صاحب نے یہ بتایا کہ اس شہر کی آبادی تقریباً 85 ہزار ہے جس میں سے 38 ہزار سٹوڈنٹس ہیں۔ گویا کہ یہ ایک ایسا شہر ہے کہ جس میں پڑھے لکھوں کی تعداد تقریباً نصف ہے۔ اور پڑھے لکھے لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں تعلیم ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم اپنے دماغوں کو بھی کھولیں اور اپنے دلوں کو بھی کھولیں اور برداشت کا مادہ زیادہ سے زیادہ پیدا کریں وہاں ہماری تعلیم اس طرف بھی توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے خدا کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اور مساجد یا چرچ یا سائنا گاگ جو بھی مختلف مذاہب کی عبادتگاہیں ہیں وہ اس لیے ہوتی ہیں تا کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو ہم یاد رکھیں اور اس کو کبھی نہ بھولیں۔

یہاں ہمسایوں کے حقوق کی بات بیان ہوئی۔ امیر صاحب نے ہمسایوں کا ذکر کیا ہمسایوں کے حقوق کے بارہ میں اگر بتاؤں تو یہ کہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اتنی اہمیت بیان کی ہے اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بار بار ہمسائے کے حق پر اس قدر توجہ دلائی ہے کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید ہمسایوں کو بھی وراثت کے حق میں شامل کر دیا جائے گا۔ گویا کہ ہمسائے کا حق انتہائی اہم حق ہے اور اس کو ادا کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ پس اس لحاظ سے جیسا کہ امیر صاحب نے ذکر بھی کیا کہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بعض ہمسایوں کو شور، یا اور وجہ سے تکلیف ہوئی ہوگی اس کے لیے بھی ہم معذرت چاہتے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب جب کہ گیزن میں مسجد بن گئی ہے، یہاں آنے والے پہلے سے بڑھ کر ہمسائے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، اور احمدیوں کا کام ہے کہ یہ حق ادا کرنے والے بنیں ورنہ مسجد بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اسی طرح گیزن ڈویژن کے وائس پریزیڈنٹ نے جماعت کی تعریف کی اور بعض باتیں بتائیں جو حقیقت میں اسلامی تعلیم ہی ہے کہ ہم تمام مذاہب جو آپس میں مختلف بھی ہیں تو برداشت کا مادہ پیدا کریں اور ایک دوسرے کے جذبات اور حق کا خیال رکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping - Rental Plants - Exports - Imports

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

جب مسجد کے بارہ میں یہ بات آتی ہے تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا وہ واقعہ یاد آجا تا ہے جب ایک عیسائی وفد مدینہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے آیا اور ایک وقت میں ان سے بڑی بے چینی کا اظہار ہونے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ بے چینی کس لیے ہے؟ انہوں نے کہا ہمارا عبادت کا وقت ہو رہا ہے، ہماری نماز کا وقت ہو رہا ہے اور ہمیں یہ نہیں پتا کہ اپنی نماز یا عبادت کہاں ادا کریں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اُس وقت اس عیسائی وفد کے ساتھ مدینہ میں مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ یہ مسجد بھی ایک ایسی جگہ ہے یہاں بھی تم عبادت کر سکتے ہو۔ مسجد تو ہے ہی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ تمہیں اجازت ہے تم یہاں عبادت کرو۔ تو گویا اس عیسائی وفد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دی اور یہ اسلام کی تعلیم کا وہ حسین پہلو ہے جو ہر مذہب کے ساتھ آپس میں محبت اور پیار قائم رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ تمام مذاہب جو دنیا میں آئے وہ سچے مذاہب تھے ان کے بانی سچے تھے۔ وہ جو اپنی تعلیم لے کر آئے وہ اس خدا کی طرف سے تھی جس نے نبی بھیجے۔ اور ہر قوم میں نبی آئے۔ اس لیے ہر اس مسلمان کا فرض ہے جو حقیقی مسلمان ہے کہ ہر نبی کی عزت کرے اور اس کے ماننے والوں کی عزت کرے بلکہ یہاں تک بھی کہا کہ دنیا میں پیار اور امن اور محبت کی فضا قائم کرنے کے لیے جو لوگ خدا کو نہیں مانتے بلکہ بتوں کو پوجنے والے ہیں ان کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔ کیونکہ اس سے پھر دنیا میں بدمزگی پید ہوگی۔ اور دنیا میں فساد پیدا ہوگا۔ گویا اسلام نے ہر قسم کے جذبات کا خیال رکھنے کی تعلیم دی اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نمونہ اپنے اسوہ سے دکھایا۔

اسی طرح میں ایم پی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے بھی بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور ہمیں احمدیوں کو بھی شہر کا حصہ قرار دیا۔ یقیناً جب احمدی یہاں آئے جنہوں نے اس ملک کی شہریت اختیار کی اب ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لیے کوشش کریں۔ جو سٹوڈنٹ ہیں وہ تعلیم حاصل کر کے ملک کی ترقی کا حصہ بنیں۔ جو تاجر ہیں وہ بھی اپنی تجارت میں انصاف سے کام لیتے ہوئے جہاں کاروبار کو فروغ دیں وہاں ٹیکسوں کی ادائیگی میں بھی انصاف سے کام لیں، سچائی سے کام لیں اور یہ کوشش ہو کہ ہم لوگ جو اس ملک میں آئے ہیں جہاں ہمیں مذہبی آزادی ملی ہے اور ہمیں اس ملک کے لوگوں نے اپنے اندر جذب کیا ہے تو ہم بھی یہ احسان ہمیشہ اتارتے رہیں اور اس کا حق ادا کریں وہ اسی طرح ہو سکتا ہے جب اپنے آپ کو اس ملک کا حقیقی باشندہ اور حقیقی حصہ سمجھیں۔

ایم پی صاحب نے یہ بھی کہا کہ آپ کی تمام نیک خواہشات پوری ہوں۔ ہماری خواہشات تو یہی ہیں اور مسجد بنانے کا مقصد ہی یہی ہے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے اور آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ سے رہنے والی ہو تا کہ ہم اس دنیا میں رہنے والے امن اور پیار اور محبت کی فضا میں رہیں اور بجائے فسادوں کے بجائے جھگڑوں کے بجائے ایک دوسرے کا حق مارنے کے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور یہی تو وہ خوبصورت تصور ہے جو ہمیں بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا کہ امن قائم کرنے کے لیے اگر سختی کرنی پڑتی ہے اور کی جاتی ہے لیکن ایک حقیقی مسلمان کا کام یہ ہے کہ اس کے ہر رویہ سے اپنے ہمسائے کے لیے بھی، اور عمومی طور پر بھی محبت اور پیار کے جذبات کا اظہار ہوتا کہ حقیقی امن قائم ہو سکے۔

اسی طرح میں لارڈ میئر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بڑے اچھے نیک جذبات کا اظہار کیا اور ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' ہمارا جو نعرہ ہے اس کے بارہ میں بتایا حقیقت میں اب یہ جماعت کے افراد کا کام ہے کہ مسجد بننے کے بعد لوگوں کی مزید توجہ احمدی مسلمانوں کی طرف ہوگی۔ تو اس نعرے کا پہلے سے بڑھ کر اظہار کریں۔ مذہب کی عزت اور احترام کریں، ہر مذہب کے ماننے والے کی عزت کریں اور احترام کریں۔ اسلام یہ کہتا ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر قوم میں نبی آئے اور صحیح مذہب لے کر آئے۔ اس لیے مسلمانوں کو یہ حکم ہے اور حقیقی مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ جب دوسرے مذہب کے بانیوں کا نام لیں تو عزت اور احترام سے لیں۔ اس لیے جب ہم یہودیوں کی بات کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات کرتے ہیں تو ہم علیہ السلام کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی بھیجے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور نیک بندے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات کرتے ہیں تو ان پر بھی ہم سلامتی بھیجتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک نیک بندے تھے اور دنیا میں پیار اور محبت بکھیرنے آئے تھے۔ گویا کہ ہر مذہب کا ایک حقیقی مسلمان کو احترام کرنا چاہئے اور اس کے بانی کی بھی عزت اور احترام کرنا چاہئے۔ اور یہی وہ خوبصورت تعلیم ہے جو دنیا میں امن پیار اور محبت قائم کر سکتی ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو مسجد میں عبادت کے لیے آنے والوں کو اپنے ہر عمل اور فعل سے ظاہر کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ یہ نہیں کرو گے تو تمہارا مسجد میں آنا بے فائدہ ہے اور جو نماز پڑھنے کے لیے تم آؤ گے اور دوسری طرف حقوق ادا نہیں کر رہے بدامنی دنیا میں پیدا کر رہے ہو تو تمہاری عبادتیں تمہارے منہ پر ماری جائیں گی۔ اور جو آخری قیامت کا دن ہے جو فیصلہ کرنے کا دن ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزا سزا کا فیصلہ کرنے کا دن ہے اس میں تمہیں نمازوں کیلئے بجائے ثواب کے گناہ ہوگا۔ اس لیے کہ تم نے بندوں کے حق ادا نہیں کیے۔ اس لیے کہ تم نے ملک میں اور شہر میں بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کو ایک احمدی کو اپنانا چاہئے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے پر احمدی اس طرف خاص طور پر توجہ دیں گے اور شہر کے لوگوں کو یہ حقیقی احساس ہوگا کہ یہی وہ حقیقی اسلام کی تعلیم ہے جو دنیا میں پیار اور محبت پیدا کر سکتی ہے۔

لارڈ میئر صاحبہ نے درخت کی بات کی، پانی کی بات کی کہ یہ ایسا درخت ہو جو آپس میں محبت پیدا کرے اور پھلے اور پھولے اور نشو نما پائے اور اس شہر کے لیے محبت اور سکون کا بھی باعث بنے لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی بتا دوں کہ اس سے چند منٹ پہلے جب ہم یہ پودا لگا رہے تھے پانی ڈال رہے تھے پریس کے بعض لوگ بھی آئے ہوئے تھے اور انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ انٹی گریشن کس طرح ہو سکتی ہے۔ تم لوگ تو یہ بھی فرق کرتے ہو اور وہ بھی فرق کرتے ہو۔ میں نے اسے کہا کہ جو اسلام کی تعلیم ہے اگر اس میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو مذہب سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً عورتوں مردوں کا اکٹھا بیٹھنا یا پردہ کرنا تو وہ ایک خاص موقع اور محل کے لحاظ سے ہیں۔ اس کا انٹی گریشن سے تو کوئی تعلق نہیں۔ انٹی گریشن حقیقی یہ ہے کہ ہم آپس میں محبت اور پیار سے رہیں اور سب مل کر خواہ مرد ہوں یا عورتیں ملک کی اور شہر کی ترقی کے لیے کام کریں۔ میں نے ان کو یہ بھی مثال دی کہ اگر احمدی عورت ڈاکٹر ہے تو وہ مرد ڈاکٹروں کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ مرد یا عورت مریض ہو وہ اس کو دیکھتی ہے۔ یہ انسانیت کی خدمت ہے۔ اسی طرح نرسیں ہیں وہ کام کرتی ہیں۔ مرد اور عورتیں اکٹھے مل کر کام کرتے ہیں کیونکہ یہاں ضرورت ہے۔ لیکن عبادت کے لیے یا فنکشنز کے لیے اگر عورتیں اپنے آپ کو سہولت کے لیے علیحدہ ایک ہال میں بیٹھ کر اپنے فنکشنز کرتی ہیں تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے ہماری ملک سے وفا اور پیار کا اظہار کم نہیں ہوتا۔ ہماری عورتیں بھی اسی طرح ملک سے محبت کرنے والی ہیں جس طرح ہمارے مرد۔ ہماری عورتیں بھی اسی طرح پڑھ لکھ کر ملک کی خدمت کرنے والی ہیں جس طرح مرد۔ بلکہ احمدی مسلمان عورتوں کے بارہ میں مَیں کہوں گا کہ وہ ہمارے لڑکوں سے زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ اور زیادہ تعلیم یافتہ ہو کر ملک اور قوم کی خدمت کر رہی ہیں۔ پس یہ ہے وہ خوبصورت انٹی گریشن جو احمدی مسلمان عورتیں بھی پیش کرتی ہیں۔ باقی بعض جو مذہبی باتیں ہیں ان کے اوپر زیادہ زور نہیں دینا چاہئے کیونکہ اس سے پھر نفرتیں پیدا ہوتی ہیں یا فاصلے بڑھتے ہیں اگر نفرت نہ بھی ہو یا ایک دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ پر ہر احمدی چاہے مرد ہے یا عورت ہے وہ ملک کا وفادار ہے اور ملک کی ترقی کے لیے کام کرنے والا ہے اور اس کے لیے ہم کام کرتے ہیں۔

لارڈ میئر صاحبہ نے جب مجھے پانی ڈالنے کو کہا تو میں نے ان سے کہا کہ یہ جو پانی ڈالنے کا شاور ہے آپ اس کو میرے ساتھ شیئر کریں تا کہ ہم دونوں اکٹھے پانی ڈالیں۔ بڑی حیران ہوتے ہوئے انہوں نے مجھے پوچھا کہ کیا میں اس شاور کے ہینڈل کو تمہارے ساتھ پکڑ سکتی ہوں؟ میں نے کہا یقیناً کیونکہ یہی حقیقی انٹی گریشن ہے جو ہم چاہتے ہیں کہ تا کہ دنیا کو پتا لگے کہ ایک تو میں جو کہ ایک مذہبی جماعت کا سربراہ ہوں اور آپ جو اس شہر کی لارڈ میئر ہیں، دونوں نے اس شہر کی خوبصورتی کے لیے دنیاوی طور پر بھی اور دینی طرز پر بھی اکٹھے ہو کر اس درخت کو لگانے کی کوشش کی ہے جو پھلے اور پھولے گا اور بڑھے گا تا کہ یہاں پیار اور محبت اور امن کی فضا ہمیشہ قائم رہے۔ اور اس درخت پر اگر پھل دار درخت ہے تو پیار اور محبت کے پھل لگتے رہیں۔ شکریہ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اسکے بعد اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

بعد ازاں مہمان باری باری آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرتے رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔ تصاویر بھی ساتھ ساتھ بنائی جارہی تھیں۔ اس پروگرام کی تکمیل کے بعد آٹھ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد نو بجے بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ نو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانان کرام کے تاثرات

آج بیت الصمد کی افتتاحی تقریب میں 267 مہمان شامل ہوئے جن میں لارڈ میئر، ممبر پارلیمنٹ، چیف منسٹر کے نمائندے کے علاوہ صوبہ ہیسن کے مختلف حکومتی اداروں اور سیاسی پارٹیوں کے نمائندے لوکل اسمبلی کے ممبران، ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء، انجینئر ز، جرنلسٹس اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔ اکثر مہمانوں نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ان کے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثرات درج ذیل ہیں۔

Mr. Karl Heinz Funck جو ضلع گیزن کے سربراہ ہیں، نے بیان کیا کہ وہ خلیفہ کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے اور تقریر میں بیان فرمودہ تمام نکات سے متفق ہیں اور حضور کا طرز تخاطب بہت پرسکون اور متاثر کن ہے۔ خلیفہ کے خطاب سے مجھے پہلی دفعہ علم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں عبادت کی خود اجازت دی تھی اور اسلام کی تعلیمات میں ایسی عالی ظرفی سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

Mrs. Birgit Lesch Konig کہتی ہیں کہ میری بیٹی ہالینڈ میں رہتی ہے اور اس کے دل میں میرے کسی اسلامی تقریب میں شامل ہونے کے حوالے سے آج بہت خدشات تھے اور اس نے مجھے خبردار کیا تھا کہ آپ احتیاط کریں لیکن میں نے کہا کہ عزت مآب امام جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھنے کا یہ واحد موقع ملا ہے جو میں ضائع نہیں کرسکتی اس لئے ضرور جاؤنگی۔ آج مَیں نے یہاں امن اور سکون ہی پایا ہے۔

Mrs. Ohm Winter جو علاقائی دفتر کی نمائندہ ہیں کہنے لگیں کہ مَیں خواتین والے حصے میں گئی تھی اور انکا رکھ رکھاؤ اور مذہبی اقدار سے وابستگی مجھے بہت اچھی لگی اور آپ کی خواتین معاشرے کے ساتھ خوب ہم آہنگ ہیں۔ عزت مآب امام جماعت احمدیہ نے عورتوں کے علمی معیار میں بہتری کی بات کی جس سے مجھے خوشی ہوئی کہ آپ کی جماعت میں مرد و عورت کو یکساں اہمیت دی جاتی ہے۔

Mr. Turan کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ سے مل کر ان کی ذات کے تقدس کا میری طبیعت پر گہرا اثر ہے اور میرا گہرا تاثر حضور کو دیکھ کر یہ ہے کہ حضور ایسی شخصیت ہیں جن کو عالم اسلام کا سربراہ ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر موسیٰ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ سے ملاقات کر کے میرے جسم اور روح نے آپ کی شخصیت کی مقدس تاثیرات کو محسوس کیا اور خلیفہ سے مصافحہ کر کے دل نے محسوس کیا کہ یہ ایک مرد خدا ہے جس سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

Mr. Tobias Erben کہتے ہیں کہ تقریب کے پُرامن ماحول اور بہترین میزبانی کے ساتھ اچھے انتظامات مجھے بہت اچھے لگے اور امام جماعت احمدیہ کے خطاب کا ایک ایک لفظ دل پر اثر کرنے والا تھا اور روایتی لیڈروں کی طرح لکھی لکھائی عبارت نہیں پڑھ دی بلکہ دیگر مقررین کی باتوں کا تجزیہ ساتھ ساتھ پیش کیا اور آپ کا خطاب ہمہ جہت باتوں پر محیط تھا جس میں اسلام کے پیغام امن اور سلامتی نے دل پر گہرا اثر کیا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ ہمارے معاشرے میں جماعت احمدیہ کا تعارف بہتر ہوا کیونکہ مسجد برلب سڑک آگئی ہے اور لوگ اس وجہ سے زیادہ متعارف ہونگے۔ مَیں نے بھی اپنے کیلنڈر میں 3/اکتوبر کے دن پر نشان لگایا ہوا ہے تا کہ مَیں مسجد میں منعقدہ تقریب میں ضرور شامل ہوں۔ اور میری کوشش ہوگی کہ آپ کے نوجوانوں کی کھیل اور تفریح کی تقریبات کے لئے جگہ کی فراہمی کے لئے ہر ممکن مدد کروں۔

Mr. Rene جو بیس سالہ نوجوان ہیں اور جماعت سے متعارف ہیں ان کا کہنا تھا کہ آپ کی تقریب میں ہمیشہ کی طرح امن اور بھائی چارے کی فضا تھی جس میں امام جماعت احمدیہ کا دلکش خطاب ایسی چیز تھی کہ جس کا اثر میرے دل پر ہے۔

ڈاکٹر فرینک فن ڈیرویلڈن جو لمبرگ شہر میں بین المذاہب علوم کے طلباء کے سربراہ ہیں وہ شامل ہوئے تھے، تقریب کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عزت مآب امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ اپنے موضوع پر مکمل گرفت رکھتے ہیں اور سامعین تک مذہب اور اس کی اس زمانے میں اہمیت کو اُجاگر کر کے دکھاتے ہیں اور دیگر مقررین کے مؤقف کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک متوازن تجزیہ پیش فرماتے ہیں اور ہم نے محسوس کیا کہ ہر فردِ جماعت کا خلیفہ کی ذات سے ایک گہرا اور قلبی تعلق ہے جس کو فاصلے کے باوجود ہم محسوس کر سکتے ہیں۔

گیزن شہر کی ایک لیڈی ڈاکٹر مسز فِنک کہتی ہیں کہ اس تقریب کے انتہائی منظم طور پر منعقد کرنے پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ ایسی پُرامن اور پُروقار تقریب میں دیکھ کر مجھے بہت خوشگوار حیرت ہوئی اور مَیں امام جماعت احمدیہ کی مقدس شخصیت سے بہت متاثر ہوئی۔ مَیں نے اُن کو ایک پرسکون اور پرتاثیر شخصیت پایا اور ان کے وجود سے تمام تقریب ایک پرسکون مجلس محسوس ہو رہی تھی۔ مجھے آئندہ بھی آپ کی کسی تقریب میں شامل ہونے کا اشتیاق رہے گا۔

Mrs. Kastelia نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی ذات میں محبت اور ہمدردی بنی نوع انسان کو دیکھ کر مجھے لگا کہ ایسے وجود ہی اپنا پیغام بہترین رنگ میں پہنچا سکتے ہیں اور اُن کی تقریر میں محبت کی تاثیر تھی۔ آپ کی گفتگو سے مجھے یہ حیران کن بات بھی پتہ چلی کہ اسلام اور قرآن سائنس سے متضاد نہیں ہیں بلکہ مطابقت رکھتے ہیں اور تخلیق کائنات یا بِگ بینگ جیسے موضوعات پر بھی مذہب بات کرتا ہے۔

Vater Helmut Schutt صاحب نے بیان کیا کہ آپ کی جماعت اس زمانے میں ایک انتہائی منظم جماعت ہے اور مَیں ایسے حسن انتظام پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ تقدس مآب امام جماعت احمدیہ نے ایک دل پر اثر کرنے والی ایسی تقریر کی جو روایتی تقاریر اور بیانات سے ہٹ کر دل سے نکلنے والی فی البدیہہ گفتگو تھی جو دیگر حاضرین کے خیالات کو بھی خود میں سموئے ہوئے تھی۔ اُن کی اس بات پر میں کلی اتفاق کرتا ہوں کہ لوگوں کے درمیان امن اس بات سے مشروط ہے کہ مذاہب کے سربراہان ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کریں اور باہمی عزت و احترام کے ذریعے بدامنی اور معاشرے سے نفرت کا قلع قمع کریں۔

گیزن کے ڈائریکٹر سکولز کا کہنا تھا کہ میں تقریب سے پہلے ایسا ہی سوچتا تھا کہ یورپ میں پچھلی تین صدیوں سے روحانیت زوال پذیر ہے اور امام جماعت احمدیہ کی گفتگو سے میرے خیالات پوری طرح متفق ہیں۔ آپ کے تجزیے کی میرا دل بھی گواہی دیتا ہے۔

ایک نو بیاہتا جوڑا جس کی تقریباً ایک ہفتہ قبل شادی ہوئی مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ خلیفہ نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد نبوی میں عیسائیوں کے ساتھ سلوک بیان کیا تھا وہ بہت دلچسپ تھا۔ اسی طرح خلیفہ کا شہر کی میئر کے ساتھ مل کر پودا لگانے سے ہم بہت متاثر ہوئے۔ افراد جماعت کا کھلے دل کا اظہار ہمیں بہت اچھا لگا۔ اسی طرح اِنٹیگریشن کے متعلق جو خلیفہ نے بتایا بالکل درست ہے۔ مردوں اور عورتوں کے مختلف کام ہوتے ہیں اور ہر کام وہ اکٹھے نہیں کرتے ان کے بیوت الخلاء بھی علیحدہ ہوتے ہیں۔ خلیفہ ایک معزز ہستی ہیں جو افراد جماعت اور دوسرے لوگوں کے بہت قریب ہیں۔ ہم آج کے پروگرام سے بہت ہی خوش ہیں۔

ایک جرمن دوست جو ایک فاؤنڈیشن کے سربراہ ہیں یہ فاؤنڈیشن ایسے بچوں اور نوجوانوں کی مدد کرتی ہے جو غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا آج کل ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ ایسی قوتیں اور افراد ہیں جو معاشرے کو تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے ماحول میں خلیفہ جیسی آوازوں کی بہت اہمیت ہے کیونکہ وہ معاشرے کی ہم آہنگی کی تعلیم دیتے ہیں۔ مَیں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ اسلام دوسرے مذاہب کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے اور جوڑنے کی تعلیم پیش کرتا ہے جیسا کہ خلیفہ نے واضح کیا۔

جناب Wolfgang Menner صاحب Main-Taunus کے کاؤنسل کے ممبر ہیں اور ان کا پہلے سے رابطہ Florsheim کے احمدی احباب سے ہے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہ مجھے خلیفہ بہت ہی پسند آئے ہیں اور ان کے الفاظ میرے دل تک پہنچے ہیں اور ان الفاظ نے میرے دل کو خوش کر دیا ہے جو پیغام خلیفہ نے ہم سب تک آج پہنچایا ہے اس پیغام کو لئے ہوئے مَیں بہت ہی خوشی میں گھر واپس لوٹوں گا۔ نیز انہوں نے کہا کہ اسلام ویسے تو تمام دیگر مذاہب کی طرح ایک مذہب ہے لیکن جماعت احمدیہ کو یہ امتیاز حاصل ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ امتیاز انہیں اس لئے حاصل ہے کیونکہ ان کا ایک خلیفہ ہے۔ یہ خلیفہ پھر دنیا بھر کے احمدیوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرتا ہے اور انہیں ایک نیک راہ پر چلاتا ہے اور میرے خیال میں دیگر جماعتوں اور مذاہب سے یہی بنیادی فرق ہے۔

ایک سٹوڈنٹ جو کہ ٹیچر بن رہی ہیں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا آج خلیفۃ المسیح نے یہ واضح کیا کہ سب کیلئے ضروری ہے کہ امن اور پیار سے اکٹھے رہیں، تب ہی معاشرہ میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ خلیفہ نے جو یہ کہا کہ اسلام بالکل بھی خطرناک مذہب نہیں ہے یہ بالکل صحیح کہا ہے۔ پھر خلیفہ نے اِنٹیگریشن کے بارے میں جو کہا ہے کہ انٹیگریشن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس ملک میں رہتے ہیں اس کی خدمت کی جائے، اس میں امن سے رہا جائے اور اس کا مفید شہری بنا جائے، یہ بالکل صحیح کہا ہے۔

ایک جرمن خاتون نے بتایا کہ خلیفہ کے خطاب سے مَیں نے بہت کچھ سیکھا۔ حالانکہ پہلے سے میں نے کافی معلومات اسلام کے بارہ میں اکٹھی کرلی ہوئی تھیں لیکن آج میرے سارے سوالات کے جوابات مجھے مل گئے۔

ایک اور جرمن خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ پروگرام بہت ہی اچھا لگا۔ آپ اوپن مائنڈیڈ ہیں۔ اسلام کی اصل تعلیم اس کے بالکل خلاف ہے جو آج کل مشہور کیا جاتا ہے۔ خلیفہ نے اس مخالفانہ پراپیگنڈہ کے بالکل برعکس امن کی تعلیم دکھائی۔

ایک سولہ سالہ نوجوان نے اپنے جذبات بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ پہلے بھی معلوم تو تھا کہ اسلام

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کچھ خطرناک چیز تو نہیں ہوگی بلکہ کئی لوگ اسلام کو غلط طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ آج کے اس پروگرام نے ایک بار پھر دکھایا کہ اسلام ایک امن اور پیار والا مذہب ہے۔ یہ بات خاص طور پر خلیفہ میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

ایک جرمن دوست جو جرمن کی امپلائمنٹ ایجنسی کے اسپوکسمین ہیں نے کہا کہ مَیں دعوت کا بہت مشکور ہوں اور نہایت خوش ہوں کہ مَیں اس پروگرام میں شامل ہو سکا۔ اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ مَیں خلیفہ کو دیکھ سکا۔ مَیں ذاتی طور پر تو نہیں مل سکا، لیکن جس طرح سے بھی انہیں دیکھا اس بات نے ہی مجھے بہت خوش کر دیا۔

ایک ڈاکٹر جن کا نام Gerhard Muller ہے نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آکر مجھے ایک خاص محبت کی رُوح محسوس ہوئی۔ ایک بات جو ہم خلیفہ سے سیکھ سکتے ہیں یہ بھی ہے کہ انٹیگریشن کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ وہ واقعہ کہ جب عیسائی احباب کو مسجد میں ان کی عبادت کرنے کا موقع دیا گیا جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تھا اور یہ ایک ایسی بات ہے جسے میں یاد رکھوں گا کہ ہم ہر جگہ پر عبادت بجا لا سکتے ہیں۔ میری خواہش تو یہ ہے کہ عیسائی چرچ بھی اسی طرح اوپن مائنڈیڈ ہوں۔ خاص طور پر مسلمانوں کے لئے بھی کہ انہیں بھی چرچ میں عبادت کرنے کا موقع دیا جائے۔

......☆......☆......☆......

22/اگست 2017 (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ حضور انور نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے پروگرام میں 58 فیملیز کے 183 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس کے علاوہ 37 خواتین کی انفرادی ملاقات بھی ہوئی۔ نیز پاکستان اور نیوزی لینڈ سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

جرمنی سے ملاقات کرنے والی فیملیز 40 مختلف شہروں اور جماعتوں سے پہنچی تھیں۔ ان میں سے بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے حصول کیلئے آئی تھیں۔

Immen Hausen سے آنے والے دو صد کلومیٹر، بابلنگن سے آنے والے 220 کلومیٹر، گوپنجن سے آنے والے 260 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے پہنچی تھیں۔ اسی طرح فرائی برگ سے آنے والے 290 کلومیٹر، ulm donau سے آنے والے 300 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے 550 کلومیٹر اور لیوبک سے آنے والی فیملیز چھ صد کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سے بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے یہاں آئے تھے اور اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے مل رہے تھے۔ یہ سبھی بہت خوش تھے کہ ان کی زندگیوں میں آج ایک ایسا دن آیا تھا کہ انہیں اپنے پیارے آقا کا انتہائی قریب سے دیدار نصیب ہوا اور انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں جو چند لمحات گزارے وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں راحت و سکون میں بدل گئیں۔

پاکستان سے آنے والی ایک فیملی جب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئی تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ کہنے لگے کہ پاکستان میں تو ہم حضور انور کو ٹیلیویژن پر ہی دیکھتے تھے، آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے اور ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ حضور انور کو دیکھ لیا ہے اور چند گھڑیاں حضور انور کے قرب کی نصیب ہوگئی ہیں۔ ہر ایک کے یہی جذبات تھے اور یہی کیفیات تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں پچاس فیملیز کے 172 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج شام کے پروگرام میں ملاقات کا شرف پانے والے جرمنی کی 37 جماعتوں سے آئے تھے۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے افراد جماعت نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 27 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی عزیزم علیم احمد، شہاب زاہد، شیراز احمد، لبیب احمد طاہر، رمیز احمد، محمد حسیب خان، بجیل احمد، مُعِز احمد، طلحہ یاسر، فاتح ایان احمد، مبشر ثانی باجوہ، کاشف طاہر، مرزا یحییٰ بشیر احمد، عزیزہ ملائکہ کھوکھر، ماہد احمد بٹ، عاشر حمید، ملیحہ شکیل، یسریٰ حفیظ، ھبۃ المالک شاہ سلام، انمول خالد ظفر، سامعہ عمر، جنت فاطمہ چیمہ، عطیۃ الاوّل خان، زوبیہ ہادیہ احمد، مہرین احمد، اریحہ احسن، ثمن چیمہ۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

بہترین وظیفہ

سیالکوٹ کے ضلع کا ایک نمبر دار تھا۔ اس نے بیعت کرنے کے بعد پوچھا کہ حضور اپنی زبان مبارک سے کوئی وظیفہ بتاویں۔

فرمایا کہ نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذت اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود اور استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ ان پر بھی ظلم نہ چاہئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں کا بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شاملِ حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کار بند رکھے کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں۔ گمراہ کرنا اور ہدایت دینا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا پس جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دعا کرنی چاہئے کہ وہ گمراہی سے بچاوے اور ہدایت کی توفیق دے۔ نرم مزاج بنو کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔ اصل میں نیک انسان تو اپنا پاؤں بھی زمین پر پھونک پھونک کر احتیاط سے رکھتا ہے تا کہ کسی کیڑے کو بھی اس سے تکلیف نہ ہو۔ غرض اپنے ہاتھ سے، پاؤں سے، آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور دعائیں مانگتے رہو۔

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 106، ایڈیشن 2003، مطبوعہ قادیان)

(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین

"مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

"زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 20 جولائی کو بعد نماز ظہر مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مجیب احمد سندی صاحب نے کی۔ نظم مکرم عطاء السلام صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید اظہر انور صاحب اور مکرم مولوی عبدالستار صاحب مربی سلسلہ ساونت واڑی نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تربیتی اجلاس : مورخہ 22 جولائی 2017 کو جماعت احمدیہ پونہ میں بعد نماز عصر ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم علیم احمد صاحب نے پڑھی بعدہ مکرم ابوالآخر صاحب اور مکرم مولوی میر افتخار صاحب مربی سلسلہ پونہ نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

ہفتہ قرآن کریم

جماعت احمدیہ تالبر کوٹ صوبہ اڈیشہ میں ماہ جولائی میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ ساتوں دن تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن مجید کی تعلیمات اور اس کے محاسن اور خوبیوں کے متعلق ایک تقریر ہوئی۔ تمام افراد جماعت نے بڑھ چڑھ کر اس پروگرام میں حصہ لیا ہفتہ قرآن کریم کا غیر احمدی احباب پر بہت مثبت اثر ہوا۔

(میر سبحان علی، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، اڈیشہ)

☆ جماعت احمدیہ کٹک صوبہ اڈیشہ میں مورخہ 17 تا 23 جولائی 2017 کو احمدیہ مشن کٹک میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ برسات کا موسم ہونے کے باوجود احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر اس پروگرام میں شرکت کی۔ روزانہ قرآن مجید کے محاسن اور اس کی پاکیزہ تعلیمات کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (فیروز الدین خان، امیر ضلع کٹک، اڈیشہ)

بھدرواہ میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

جماعت احمدیہ بھدرواہ میں مورخہ 6 ستمبر 2017 کو عید ملن پارٹی کا انعقاد ہوا جس میں بھدرواہ شہر کے ایم ایل اے، چیف آف پولیس، کالج کے پروفیسرز اور علاقہ کی سیاسی اور غیر سیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مبلغ سلسلہ بھدرواہ نے کی۔ بعدہ مکرم گوہر حفیظ فانی صاحب نے احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کراتے ہوئے اسلام کی پرامن تعلیمات بیان کیں۔ بعدہ مہمانان کرام نے اپنے تاثرات بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالحفیظ فانی، صدر جماعت بھدرواہ)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بنگلور

مجلس انصار اللہ بنگلور نے مورخہ 15 اگست 2017 کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ اجتماع کا آغاز پرچم کشائی سے ہوا۔ افتتاحی تقریب مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم کمال الدین صاحب نے کی۔ خاکسار نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب معتمد مجلس انصار اللہ نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہ خاکسار نے اجتماع کی غرض و غایت اور انصار اللہ کے فرائض کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے انصار کو اپنے عہدوں کو نبھانے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ وقفے کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اسی طرح شام تین بجے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات کے معاً بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم کمال الدین صاحب نے کی۔ عہد خاکسار نے دہرایا۔ مکرم برکات احمد سلیم صاحب نے نظم پیش کی۔ بعدہ مکرم مولوی میر عبدالحمید شاہد صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے تقریر کی۔ شکریہ احباب کے بعد انصار کے مابین انعامات تقسیم کیے گئے۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (سید شارق مجید، زعیم انصار اللہ بنگلور)

نماز عید الاضحیٰ کی ادائیگی

جماعت احمدیہ پٹنہ میں مورخہ 2 ستمبر 2017 کو سابق صوبائی امیر بہار مکرم سید فضل احمد صاحب مرحوم کے مکان پر خاکسار نے نماز عید الاضحیٰ پڑھائی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید الاضحیٰ کا خلاصہ بطور خطبہ عید پڑھ کر سنایا۔ کثیر تعداد میں مرد و خواتین اور نومبائعین نے شرکت کی۔ جماعت گنگا ہارہ میں مکرم مولوی آدم حسین صاحب معلم سلسلہ نے نماز عید الاضحیٰ پڑھائی اور خطبہ عید پڑھا۔ اسی طرح گیا میں مکرم شیخ خالد احمد صاحب خادم سلسلہ نے نماز عید الاضحیٰ پڑھائی۔ بعد دوپہر 3 بجے احباب جماعت نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید لائیو سنا اور اجتماعی دعا میں شریک ہوئے۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج پٹنہ گیا بہار)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم یعقوب خان صاحب مورخہ 14 جولائی 2017 بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عرصہ دس سال سے آپ کو گردوں میں تکلیف تھی۔ آپ کی دلی خواہش تھی کہ ان کی زندگی میں ان کی بیٹی عزیزہ رخسانہ بیگم کی شادی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کو اس طرح پورا فرمایا کہ مورخہ 11 جولائی کو عزیزہ کا نکاح ہوا۔ آپ نے ولی کی حیثیت سے نکاح فارم پر دستخط کئے اور مورخہ 14 جولائی کو آپ کی وفات ہوگئی۔ والد صاحب مرحوم جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ غربا کی مدد کیا کرتے تھے۔ گھر کا کام چھوڑ کر بھی جماعتی کاموں کیلئے حاضر ہو جاتے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام دے۔ نیز خاندان کے تمام افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (صداقت خان، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

☆ خاکسار کی چچی ساس مکرمہ صفدری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ممتاز علی صاحب آف بھرتپورہ سیوان (بہار) مورخہ 4 اگست 2017 بروز جمعۃ المبارک ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اسی طرح خاکسار کی خالہ مکرمہ شمیم فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد علی صاحب مرحوم آف جمشید پور (جھارکھنڈ) مورخہ 18 اگست 2017 بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ سابق امیر جماعت احمدیہ بہار و اڑیسہ مکرم محمد سلیمان صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین (سید عارف احمد، ننگل باغبانہ قادیان)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

اصل اور بنیادی چیز ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر اعتماد قائم ہو، ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ ہو اور صبر اور برداشت کا مادہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے رشتے بابرکت ہوتے ہیں

خطبہ نکاح فرمودہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 راگست 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ ایک ہمارے مربی سلسلہ کا ہے اور اس میں دونوں، جس سے رشتہ طے ہوا ہے، بچی بھی واقفۂ نو ہے۔ دوسرا واقف نَو تو نہیں لیکن بہر حال خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر لحاظ سے یہ نکاح کامیاب ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور اعتماد قائم کرنے والے ہوں۔ اصل اور بنیادی چیز ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر اعتماد قائم ہو، ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ ہو اور صبر اور برداشت کا مادہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے رشتے بابرکت ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ کائنات امجد واقفۂ نو کا ہے جو مکرم ناصر الدین امجد شہید کی بیٹی ہیں یہ عزیزم مدبّر احمد مربی سلسلہ ابن مکرم امتیاز دین صاحب لندن کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی انکے بھائی صلاح الدین امجد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ عروشہ بھٹی بنت مکرم عبد الرؤف بھٹی صاحب کا ہے جو عزیزم گوہر قدیر ابن مکرم وسیم احمد صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21 رجولائی 2017)

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 راگست 2017 بروز اتوار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆عزیزم ثوبان سلیم خان (ابن مکرم نجم السلیم خان صاحب آف والتھم فارسٹ، یو۔کے)

5 راگست کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں 18 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق خان صاحب آف باغ کشمیر کا پڑپوتا تھا۔ یہ نوجوان بہت نیک طبیعت کا مالک تھا اور جماعتی کاموں میں خوشی کے ساتھ شامل ہوتا تھا والدین کا فرمانبردار اور بہت ملنسار تھا۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عثمان غنی صاحب
(چندر کے منگولے ضلع نارووال، پاکستان)

29 رجولائی 2017 کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو تقسیم ملک کے وقت قادیان کی حفاظت کیلئے قادیان میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو اپنی جماعت میں مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم بڑے مخلص، فدائی اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے نیک بزرگ انسان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کا ایک پوتا عزیزم فراست عمر احمد جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہے۔

(2) مکرم اظہر احمد نظام صاحب
(آف نظام فریج سنٹر، ربوہ)

17 رجولائی 2017 کو ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مستری نظام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم محمد احمد صاحب نظام (فوٹو گرافر گولبازار ربوہ) کے بیٹے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے آٹو مکینک تھے۔ آپ نے قائد علاقہ راولپنڈی کے علاوہ راولپنڈی، ٹیکسلا اور واہ کینٹ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ بلند حوصلہ اور باہمت انسان تھے۔ بیماری کا بڑی بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ ہمہ وقت جماعتی خدمت کیلئے تیار رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعمان احمد نظام صاحب واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آجکل موازانہ مذاہب میں تخصص کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سالانہ اجتماع
مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ بھارت 2017

ہندوستان بھر کے جملہ انصار، خدام ولجنہ اماء اللہ کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مرکزی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ بھارت 2017 کیلئے مورخہ 13، 14، 15 راکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ سبھی ذیلی تنظیموں کے اراکین مرکزی اجتماعات میں شامل ہونے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
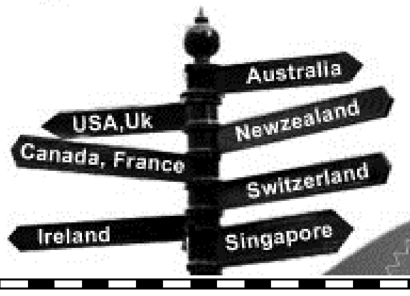

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8396: میں مدثر احمد ناصر ولد مکرم مظفر احمد ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالسلام کوٹھی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ناصر   العبد: مدثر احمد ناصر   گواہ: سلطان صلاح الدین کبیر

مسل نمبر 8397: میں تصور احمد ناصر ولد مکرم مظفر احمد ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالسلام کوٹھی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ناصر   العبد: تصور احمد ناصر   گواہ: سلطان صلاح الدین

مسل نمبر 8398: میں شیخ جعفر ولد مکرم شیخ رزاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 2000، موجودہ پتا: Kankipadu(Mdl)،Kunderu ضلع کرشنہ صوبہ آندھرا پردیش، مستقل پتا: Movva(Mdl)،Bhatlapenumarru ضلع کرشنہ صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان زیر تعمیر 5 مرلہ پر مشتمل۔ قیمت 5 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8217 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ   العبد: شیخ جعفر   گواہ: محمد یعقوب پاشاہ

مسل نمبر 8399: میں جنید احمد لون ولد مکرم محمد اقبال لون صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ٹولی چوکی ضلع حیدر آباد، مستقل پتا: کاٹھپورہ تحصیل یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/62,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان   العبد: جنید احمد لون   گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 8400: میں محمد اصغر ولد مکرم سید امام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: پیئے رو ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش، مستقل پتا: کٹا کشہ پور ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6988 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد خالد   العبد: محمد اصغر   گواہ: محمد یعقوب پاشاہ

مسل نمبر 8401: میں محمد ریشما زوجہ مکرم محمد اصغر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2005، موجودہ پتا: پیرو ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش، مستقل پتا: کٹا کشہ پور ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 چین 3 گرام، 1 جوڑی کان کے ٹاپس 8 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پائل 8 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یعقوب پاشا   الامۃ: محمد ریشما   گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8402: میں جان بی زوجہ مکرم شیخ جعفر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 2000، موجودہ پتا: کندو یرو ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش، مستقل پتا: بھٹلہ پینو مرو ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 تولہ 22 کیریٹ (بعوض حق مہر) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد یعقوب پاشا   الامۃ: جان بی   گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8403: میں شیخ نصیرہ زوجہ مکرم شیخ منور احمد مستان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2005، موجودہ پتا: Movva(Mdl)، Bhatlapenumarru ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش، مستقل پتا: Denduluru(Mdl)،Medina Raopalen ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 دسمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالی 5 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پاؤں کی توڑیاں مبلغ -/2000 روپئے کی چکٹی 2 عدد -/300 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اختر الدین خان   الامۃ: شیخ نصیرہ   گواہ: شیخ منور احمد

مسل نمبر 8404: میں شیخ چاند بی زوجہ مکرم شیخ قاسم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن Medina Raopalem منڈل Denduluru ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 گھر 3 کمروں پر مشتمل 3 سینٹ زمین پر تعمیر شدہ، زیور طلائی: کان کے بوندے 2 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اختر الدین خان   الامۃ: شیخ چاند بی   گواہ: بی بابو معلم سلسلہ

مسل نمبر 8405: میں شاہدہ پروین زوجہ مکرم شریف احمد صدیقی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن 105/684 حبیب منزل، حلیم کالج روڈ، چننگ گنج، کانپور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/5000 روپئے، زیور نقرئی: پائل 1 جوڑی، زیور طلائی: 1 جوڑی کان کے بوندے، 1 عدد ناک کی کیل۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد میزان الرحمن   الامۃ: شاہدہ پروین   گواہ: محمد بشارت خان

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
•Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
•Lowest Packages Payable In Instalments
•Excellent Faculty & Hostel Facility
•Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s : 9906928638

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل
صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد
اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق
(اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

کام تبلیغ کرنا ہے پیغام پہنچانا ہے حق کا پیغام دنیا کے ہر شخص تک پہنچانا ہے۔ اسلام کی خوبیوں اور خوبصورت تعلیم کو دوسروں پر ظاہر کرنا ہے وہ کئے جاؤ۔ ہم نتائج کے بارے میں ذمہ دار نہیں ہیں ہمارے سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا۔ کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے ہدایت نہیں پانی یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس آیت کی وضاحت میں جو میں نے تلاوت کی تھی بعض جگہ ارشادات فرمائے ہیں: آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریر پا کر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پا کر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے۔ اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت **جادلھم بالتی ھی احسن** پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی۔ اور وہ بھی اس وقت کہ مخالفوں کی توہین اور تحقیر اور بدزبانی انتہا تک پہنچ گئی اور ہمارے سید و مولیٰ اور سرور کائنات فخر موجودات کی نسبت ایسے گندے اور پر شر الفاظ ان لوگوں نے استعمال کئے کہ قریب تھا کہ ان سے نقص امن پیدا ہو تو اس وقت ہم نے اس حکمت عملی کو برتا۔ ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں کہ آیت **جادلھم بالتی ھی احسن** کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کرلیں۔ کیا ہم ایسے شخص کو جو خدائی کا دعویٰ کرے اور ہمارے رسول کو پیشگوئی کے طور پر کذاب قرار دے نعوذ باللہ اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو رکھے راستباز کہہ سکتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مجادلہ حسنہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ منافقانہ سیرت اور بے ایمانی کا ایک شعبہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ان چیزوں کا بھی فرق ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ نرمی کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا کہ مداہنہ کر کے اتنا ڈر جاؤ کہ ہاں میں ہاں ملانے لگ جاؤ اور خلاف واقعہ جو بات ہے اس کی تصدیق کی جائے۔ حکمت بہرحال ضروری ہے۔ نرمی زبان اور اخلاق بھی ضروری ہیں لیکن غلط بات کو غلط کہنا بھی ضروری ہے۔ پس اس بات کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حکمت کا مطلب بزدلی نہیں ہے یا اپنے قریب لانے کے لئے غلط بات کی تصدیق کرنا نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض معاملات میں بعض سیاسی لیڈروں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا: اگر یہ لوگ جو دنیا دار ہیں اور جن کا دین بھی اپنی اصلی حالت میں قائم نہیں ہے اپنے دنیاوی معاملات کو دین کے لئے قربان کر رہے ہیں اور مداہنت نہیں دکھاتے بزدلی نہیں دکھاتے تو پھر ہمیں جو آخری اور ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت کو ماننے والے ہیں کس قدر مضبوط ایمان ہونا چاہئے اور اپنے دنیاوی تعلقات میں اور تبلیغ کے تعلقات میں بھی حکمت کے ساتھ اور ٹھوس دلائل کے ساتھ ان باتوں کو رد کرنا چاہئے نہ ہی اپنے دنیاوی مفادات کے لئے ان چیزوں سے ڈرنا چاہئے نہ ہی اس لئے ان کی ہاں میں ہاں ملانی چاہئے کہ ان سے رابطے ختم ہو جائیں گے۔ اگر حکمت سے بات کی جائے تو کوئی رابطے ختم نہیں ہوتے۔ عہدیداروں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے یہ ان میں میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ بزدلی کا زیادہ اظہار ہو جاتا ہے۔ مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے مخالفت تو تبلیغ کے راستے کھولتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے فرمایا زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ فرمایا یہ ایک قدرتی نظارہ ہے حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اسی قدر وہ چمکتا ہے اور اپنی شوکت دکھاتا ہے۔ فرمایا کہ ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور وغل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہو گئی ہے اور جہاں لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی۔

حضور انور نے فرمایا: مخالفتوں یا دنیا والوں سے کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہئے لیکن ساتھ ہی حکمت بھی ضروری ہے۔ تبلیغ کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ انسان کے قول اور فعل مطابق ہو۔ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرنے والے ہوں حکمت کی باتیں بھی تبھی منہ سے نکلتی ہیں اور دوسروں پر اثر کرتی ہیں جب قول اور فعل ایک ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ

بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر ممبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں کہتے ہیں کہ تکبر نہ کرو بدکاریوں سے بچو مگر جو ان کے اپنے اعمال ہیں اور جو ان کی کرتوتیں ہیں جو وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کرلو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دلوں پر کہاں تک ہوتا ہے۔ فرمایا کہ اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کہنے کی کیا ضرورت پڑتی۔ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔ فرمایا تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت ثابت ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب ان کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ مؤمن کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست رکھو اور اس میں مطابقت دکھاؤ جیسا کہ صحابہ نے اپنی زندگی میں دکھایا۔ تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کا نمونہ دکھاؤ۔ پھر ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیاں اور کمالات دنیا میں پھیلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: پس تبلیغ کے لئے بھی اپنی حالتوں میں پہلے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے ایک سچے مسلمان کا نمونہ جب انسان بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں کہ لوگوں کی توجہ پیدا نہ ہو۔ وہ نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کر دیتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ تبلیغ سے پہلے تبلیغ کے راستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 14-September-2017 Issue No. 37

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

مجلس شوریٰ جب کوئی بھی منصوبہ بندی کرتی ہے اور پھر ایک رائے قائم ہوتی ہے اور پھر اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز ہو کر خلیفہ وقت کے پاس منظوری کے لئے بھجوایا جاتا ہے اور جب منظوری ہو جاتی ہے تو اس پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ عمل درآمد کروانا اور کرنا ممبران مجلس شوریٰ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہر سطح کے جماعتی عہدیداران کی بھی ذمہ داری ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8؍ستمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی آیت نمبر 126 کی تلاوت فرمائی: اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ

اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

دنیا کے کئی ممالک کی جماعتوں نے اپنی مجالس شوریٰ میں اس تجویز کو رکھا اور اس پر بڑی اچھی بحث کی اور اپنا لائحہ عمل بھی تجویز کیا کہ کس طرح ہم اسلام کا حقیقی پیغام اپنے ملک کے ہر طبقہ میں پہنچانے کے کام کو وسعت دے سکتے ہیں یا اسے بہتر بنیادوں پر قائم کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے یہ تبلیغ کے کام کے لئے منصوبہ بندی ہے یا کسی اور کام کی منصوبہ بندی۔ مجلس شوریٰ جب کوئی بھی منصوبہ بندی کرتی ہے، مختلف آراء ممبران شوریٰ کی سامنے آتی ہیں اور پھر ایک رائے قائم ہوتی ہے اور پھر اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز ہو کر خلیفہ وقت کے پاس منظوری کے لئے بھجوایا جاتا ہے اور جب منظوری ہو جاتی ہے تو اس پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ عمل درآمد کروانا اور کرنا ممبران مجلس شوریٰ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہر سطح کے جماعتی عہدیداران کی بھی ذمہ داری ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنے اور کروانے کے لئے ہر ممبر مجلس شوریٰ اور ہر سطح کے عہدیداران کو اب بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ صرف یہ نہ سمجھیں کہ کیونکہ یہ تجویز تبلیغ سے متعلق ہے اس لئے صرف سیکرٹری تبلیغ ہی اس کا ذمہ دار ہے کہ کام کرے یا کسی بھی دوسرے شعبہ سے متعلق اگر کوئی تجویز ہے تو متعلقہ سیکرٹری ذمہ دار ہے۔ یقیناً اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے متعلقہ سیکرٹریان ہی ذمہ دار ہیں لیکن خاص طور پر تبلیغ اور تربیت کے شعبے ایسے ہیں کہ اس میں جماعت کے ہر عہدیدار کا ہر سطح کے عہدیدار کا شامل ہونا اور اپنا نمونہ دکھانا ضروری ہے۔ اس وقت میں چونکہ تبلیغ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس حوالے سے میں ہر عہدیدار کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے سیکرٹریان تبلیغ سے اس تجویز پر جماعتوں میں عمل درآمد کروانے کے لئے اپنا مکمل تعاون کریں۔ خود اس کا حصہ بن کر افراد جماعت کے لئے نمونہ پیش کریں۔ کوئی بھی عہدیدار ہو کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے اور اگر عہدیدار حصہ لے رہے ہوں تو افراد جماعت کے سامنے نمونے قائم ہو رہے ہوں گے اور بہت سے احمدی ایسے ہوں گے جو بغیر کہے بغیر خاص توجہ دلائے خود بخود ان نمونوں کو دیکھ کر اس لائحہ عمل کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش میں شامل ہو جائیں گے۔ بعض سیکرٹریان کے پاس ویسے بھی اپنے شعبہ کا اتنا کام نہیں ہوتا وہ زیادہ وقت بھی دے سکتے ہیں صرف نیت اور ارادے کی ضرورت ہے۔ بہرحال نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا کام ہے کہ جو لائحہ عمل بھی بنایا گیا ہے وہ ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تک پہنچنا چاہئے اور پھر اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ جماعت کے ہر فرد تک لائحہ عمل کا وہ حصہ جو انتظامی نہیں ہے بلکہ افراد سے تعلق رکھتا ہے اُن تک پہنچ جائے۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے اسے سمجھیں اور اس کے مطابق ہر سیکرٹری تبلیغ عمل کرے ہر عہدیدار عمل کرے داعیان خصوصی عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اس میں سب سے پہلے حکمت ہے پھر موعظۃ الحسنہ ہے یعنی اچھی نصیحت۔ پھر فرمایا بحث میں ایسی دلیل استعمال کرو جو بہترین ہو۔ آجکل کے نام نہاد علماء نے اور دہشتگرد گروہوں اور تنظیموں نے اپنے جنونی پن اور بغیر حکمت عقل اور بے دلیل باتوں سے اسلام کو اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ غیر مسلم دنیا سمجھتی ہے کہ اسلام حکمت سے عاری اور دلائل سے عاری مذہب ہے اور بے عقلوں اور بیوقوفوں کا مذہب ہے۔ نعوذ باللہ۔ اور صرف شدت پسندی ہی اس کی تعلیم ہے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق تبلیغ کرنی اور تبلیغی رابطے کرنے ہر احمدی کی ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔

پس ایسے حالات میں ہمیں اندازہ ہو جانا چاہئے کہ کس قدر محنت کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تبلیغ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو بات بیان فرمائی وہ حکمت کے ساتھ تبلیغ ہے۔ یہ حکمت کیا چیز ہے؟ حکمت کے بڑے وسیع معنی ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معنی کا ہمیں علم ہوتا کہ اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو ہم مدنظر رکھیں۔ حکمت کے ایک معنی علم کے ہیں تبلیغ کرنے کے لئے علم بھی ہونا چاہئے بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس زمانے میں یہ بہانا کوئی بہانا نہیں ہے ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے اور جماعتی لٹریچر میں اس علم کو مہیا کر دیا گیا ہے کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے۔ پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں سے اور خدا تعالیٰ کے وجود کے انکار کرنے والوں سے ان کی سوچ کے مطابق ان کے خیالات کے مطابق ان کے دلائل کے مطابق پھر ہمیں دلیلیں دینی ہوں گی۔

پھر حکمت کے معنی یہ بھی ہیں کہ پختہ اور پکی بات ہو ایسی دلیل ہو جو خود مضبوط ہو نہ کہ اس دلیل کو ثابت کرنے کے لئے اور ہمیں دلیلیں دینی پڑیں کہ پھر ان کو مزید ثابت کرنا پڑے۔ پس لمبی بحثوں میں پڑنے کی بجائے جائزہ لے کر اعتراض دیکھ کر پھر ان کو ٹھوس دلیل سے رد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ بھی پھر شعبہ تبلیغ کا کام ہے کہ اپنے حالات کے مطابق ایسے اعتراض اور ان کے رد کی دلیلیں یکجا کر کے ایک جگہ جمع کر کے پھر جماعتوں کو مہیا کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو علمی اور ٹھوس اور پختہ دلیلیں اعتراضوں کے رد کی میسر ہو سکیں۔

پھر حکمت کا ایک مطلب عدل بھی ہے ایسے اعتراض نہیں کرنے چاہئیں جو الٹ کر ہم پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں عام طور پر ایسی صورت نہیں ہوتی لیکن عام دوسرے مسلمان جو ہیں یا دوسرے مذاہب کے لوگ جو ہیں ان میں یہ بات نظر آ جاتی ہے۔ مسلمان جو ہمارے خلاف ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے اعتراض کر دیتے ہیں جو باقی انبیاء پر بھی پڑتے ہیں۔ پس اس بارے میں بھی شعبہ تبلیغ کو ایسے اعتراض اور جواب اکٹھے کرنے چاہئیں اور مہیا کرنے چاہئیں جماعتوں کو۔ اگر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تبلیغ کے کام میں لگانا ہے تو یہ محنت اس شعبہ کو کرنی پڑے گی خرچ بھی کرنا پڑے گا۔ اسی طرح حکمت کے معنی حلم اور نرمی کے بھی ہیں پس تبلیغ میں نرمی اور عقل سے کام لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ غصہ اور تیزی میں بات کرنے سے دوسروں پر منفی اثر پڑتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ دلیل کوئی نہیں اس لئے غصہ میں جواب دیا جا رہا ہے۔ جو غصہ دکھائے اس کے ساتھ بھی نرمی سے بات کرنی چاہئے۔

پھر حکمت کے ایک معنی نبوت کے بھی ہیں۔ پس اس کی رو سے بحث کرنے اور دلائل دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس کے دلائل اور اس کی تعلیم کے مطابق تبلیغ کرنی چاہئے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بات کی جائے تو ان پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

پھر اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جہالت سے روکنا۔ پس ایسے طریق سے بات کرنی چاہئے جو دوسرے کو آسانی سے سمجھ آ جائے اور اس کی جہالت کو دور کرنے والی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کے فہم و ادراک کے مطابق ان سے بات کیا کرو۔ پھر اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ حق کے مطابق اور موافق بات کرنی چاہئے ہمیشہ سچی اور واقعات کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ دوسرے کو متاثر کرنے کے لئے حقائق و واقعات سے ہٹ کر بات کی جائے۔ ایسی باتیں جو حقائق اور واقعات کے خلاف ہوں پھر غلط اثر ڈالتی ہیں کیونکہ کسی نہ کسی وقت میں اصل بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ سچی اور حقائق کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

پھر حکمت موقع اور محل کے مناسب اور مطابق بات کرنے کو بھی کہتے ہیں یعنی اگر یہ خیال ہو کہ ایک دلیل سے مخالف میں غصہ پیدا ہونے اور اس کے چڑنے کا خطرہ ہے اور پھر بجائے تبلیغی گفتگو کے لڑائی جھگڑے اور فاصلے بڑھنے کا خطرہ ہے تو پھر ایسی دلیل سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ایسی دلیل دینی چاہئے جو برمحل بھی ہو اور دوسرے کے مزاج کے مطابق ہو اور فاصلے بڑھانے کی بجائے قریب لانے کا باعث ہو۔

موقع و محل اور مزاج شناسی بھی تبلیغ کے لئے بہت ضروری ہے اور یہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ تبلیغ میں جہاں مستقل مزاجی ضروری ہے وہاں ذاتی رابطوں کے بڑھانے کی بھی ضرورت ہے ذاتی رابطوں سے ہی مزاج شناسی ہو سکتی ہے دوسرے کی۔ پس ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تبلیغ منا لیا لٹریچر سڑکوں پہ کھڑے ہو کر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا۔ دنیا کے جو حالات ہیں ان کو اب دنیا کو بتانے کے لئے ہمیں کھل کر سب کو بتانا ہو گا کہ یہ حالات تمہارے دنیاداری میں ڈوبنے کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں اس لئے ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آؤ اور سچے دین کی تلاش کرو۔ موعظۃ الحسنۃ کا جو تبلیغ کا حکم ہے وہ حکمت سے تبلیغ کے معنوں میں بھی آ گیا یعنی نرمی اور دل پر اثر کرنے والے انداز میں تبلیغ کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے حکمت اور اچھی نصیحت اور ٹھوس دلیل کے ساتھ جو تبلیغ کا حکم دیا ہے اس کے مطابق چلنا ہمارا کام ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ اسے کرتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔ اس کے نتائج اللہ نے فرمایا کہ میں نے پیدا کرنے ہیں کس نے گمراہی میں بھٹکتے رہنا ہے اور کس نے ہدایت پانی ہے یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ ایک دوسری جگہ یہ بھی فرمایا کہ تم زبردستی کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے ہاں تمہارا

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad